

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

آیا بان کو کلب سپهر عالی
مطلع خورشید ضیاء این آفاق خیالی
موسم



از جلوہ فکر سائے اوج فلک سخروی شاعر نامی و گرامی ناصر علی

در طبع نامی شایسته
کاشقورق کا درمیان
طبع

یا ہنرمندی بھگواندیا لکھنؤ اشاعت یافتہ۔

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو بہت مطلوب ہے جو علمی و سوجھ بوجھ اور درجہ است کرنے سے مل سکیں جو معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب فارسی درس بقیدان و کتب اطلاق و منطق و لغت و کتب لغت فارسی ذیل میں درج کرتے ہیں تاہن و شائقین ملاحظہ فرما کر خط کافی و ہمسہ وافی اٹھائیں۔

کتب فارسی درجہ بقیدان

انشا کے صفہ درسی - عجیب شان کی انشا ہے - منیر دیکھا یاد - جس میں رفعت فارسی اور اس کی مقابلہ اردو میں ہیں۔

انشائی گلزار عجم - مصنف مولوی مقبول احمد فاروقی۔

انشائی مفید - تصنیف منشی مجیب رام۔

انشائی دلاویز۔

انشائی عجیب - مشہور کتاب ہے۔

طہیر الانشا - مصنف منشی طہیر الدین رحوم۔

مجموعہ انشائی صغیر بلبل - وصحت نامہ از عبد اللہ خان علوی۔

شب نامہ شاداب مع فرنگ لغات۔

نور انشا اگر ملاحظہ فرمائے تو قدرتی ہے بڑے رتبہ کی انشا ہے تین عبارت۔

انشائی دلکش - مصنف منشی فتح محمد۔

قیاض و کستان - مصنف منشی ولایت حسین خان۔

درستور الصبیان - درس اطفال کے لیے مفید ہے۔

رفعات عزیز - از تصنیفات مولوی عبد الغنی۔

رقعات عالمگیری۔

رقعات قتیل - مصنف مرزا محمد حسن قتیل۔

لغات ابرار الفضل - از تصنیفات ابرار علوی مشہور کتاب ہے۔

نچر محمد ملاحظہ فرمائی - کا مشہور مع دوست خود۔

رقعات بیدل - از مرزا عبد اللہ بیدل۔

کریم بخش از تصنیفات شیخ سعدی رحم۔

کریم معرب از تصنیفات امیر الملوک بخش کا شاد مرحد رحوم۔

کریم مترجم - ہر ایک شعر کے نیچے معنی اس کے اردو میں ہیں۔

کریم رحیم - ترجمہ کریم کا ابیات ہونے میں۔

فتح گلچینی کریم نامہ - پند نامہ عطار - رسالہ ناکتب۔

ماہیجان - تصنیف شاہ علاء الدین اودھی۔

محمود نامہ - مصنف غفری مشہور کتاب ہے۔

قافیا نامہ - چراغ نامہ اشعار لکھی بیت کوئی بقیدان۔

عطائی نامہ - تصنیف - شیخ شاہ محمد علیات لاسی۔

صفوۃ المصائر - عرف نامہ مشہور کتاب ہے۔

ہفت ضابطہ تصنیف علی نقی خان در رس اطفال کے لیے دستور المکتوبات۔

انشائی بہار عجم - مصنف مولوی امانت علی۔

انشائی فائز - از مولوی محمد اکرم خاں خٹک فائز بطور مصلحتی۔

انشائی فیض رساں - از منشی حفیظ اللہ۔

انشائی خلیفہ - مصنف خلیفہ شاہ محمد رحوم قزوئی۔

انشائی تمیز - مصنف منشی کالی رامی شخصیت - تمیز۔

انشائی ماحول رحوم - مشہور کتاب ہے۔

انشائی تمیز - مصنف میرضانی لاہوری۔

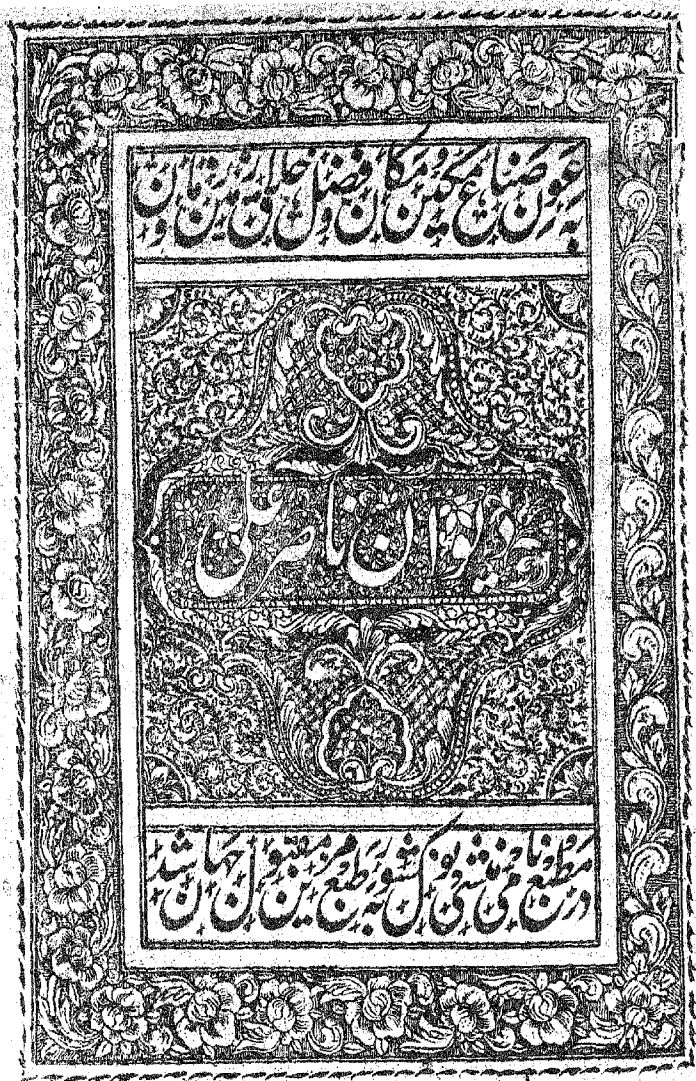
انشائی بہار نند - تصنیف مولوی عبد الغنی۔

انشائی جامی - مشہور کتاب تصنیف از مرزا عبد اللہ جامی۔

انشائی طاہر وحید - مشہور کتاب از مرزا طاہر وحید۔

انشائی فائق - از مولوی محمد فائق۔

انشائی دولت رام۔



۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اول که می داری در ارم از آن کان با محبت	که جو شد ملک طریش چون انگریز
نخستین بر می صورت افروشد شمشیر	نمیدانم که دوا این میر چشم بخیر بشود
ز دانه شمشیر کیت بیکان بگذرد زانم	که از شمشیر و رنگیت هیچ خطری ندارد
<p>باین توخی خزل فتن عسلی از کس نمی آید بایران می سرستم تا که گریه جوایش را</p>	
کولی که در دوزین بحسب بکوت شود پیدا	چو کوفترة راهمدم که در قفس پیدا
ز رفتن و از خوابم اندر و را طلب کن	چو شست از طاری ایمن اندر شود پیدا
غنا و طراوت است از طهارت هر که درون	صفا و غیز از آینه چون جو شود پیدا
بیکله نهانست یا در عباد من	اگر خاک مرا بر نیز چشم ز شود پیدا
بطاعت خویش که عشق را اگر بخوابی	ساعی جمع کشاید که ز شود پیدا
بپیری سخی کن که در جوانی افت کار داشت	ز درگم گشته در آتش خاکستر شود پیدا
<p>علی شعوم بایران می برده شهرت از آن ترسم که صایب خون گریه آب در دفر شود پیدا</p>	
دین است شمشیر از کشایش پیدا بخا	بناگذا از بر تزل می روید کفید بخا
کولی از دوا کسب شنبه بر سخی آید	بر دست کرم رسوا از ازاران پیدا
چو شمع از کشتن دهنی رنگین نمیکرد	نضای تیغ نال میشود خون شمشیر پیدا
شعبان غنیمت شام غم در آستین دارد	ز چشم عاشقان گل میکند زلف پیدا
بجز کل صبری کرده عالم نمی دانی	که زخم انظار است که در کمال شمشیر پیدا
صبر خانه پیدا نم که با طبع نیستاد	در دخی ناله صد باره ز صبر پیدا
بهرش از نظر چشم ناسو یک در ارم	خند گشیر افشان جاکه از خون پیدا
صبا و روز با متی دارد نمیدارد	که عطر ابر نیان گشته از دل پیدا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory verse.

<p>در پیش آرد در پیشین بالانشین گردد بهر جانب کشدم دیده ای بر پیشین شب بید آمدی بهام و بر گردون نظر کردی چون و اندی در سر ازادی گشتن</p>	<p>در پیش خنده زدم بطوریکه آید لایق اگر گشتند در چشم حلقه چون پیش کوکب بحر ماه زهی کردند قبا بهما اگر در پیش با درگاه سلطان مستقیم</p>
<p>علی از رشک انفراد عالم دشمنی دارد محبت را خریدم ناقبت از ترک مطلب</p>	
<p>خاک گویدم و می قصه نوز افغان با توست سرک کشید اگر دورست دور سیرا و ارد محبت چشم گرینا شود نیست آسانی بقدر از خویش گویدین تی درو اسد برق آفتی تیغ باری میکند چنین کردن اطعام را بهر تیر با گریه ای که بر روی صبا خندیده بود زنگش از نو زکات گرم توان دیدنش خشکشان آدمیت را تلافی کرده ام</p>	<p>ختم شکست لایق می زد می جوشان ما بر پیش خون رفتن زکات در میدان جاده را و فنا بسهم الله و لایق برخی تا به جهان بقطره از طرفان آه که گدازد باشت حاصل و حقان ما تنم محفل گردش چشم است و لایق صبح چون چشم جلدین در پیشان ما هر که صد کاروان شکست بر بختگان قطره میریزد که از دامن نیان ما</p>
<p>سینه خان ما را بخت آفرینی شده کرد در نه عمری ز سر لب خون شد علی افغان ما</p>	
<p>بمحو سبل بل جل که بریز از میدان ما هر که بکشم فقیران کرد سلطان می شود کسیت که فیض کلام ماند ارد بهر</p>	<p>بشنود و گزوه آواز غضنفر خان ما بادشاهی ما همه فرست و لایق مشرق و مغرب بود در سایه جهان ما</p>

Extensive handwritten marginalia on the left side of the page, continuing the poetic or narrative content.

Extensive handwritten marginalia on the right side of the page, continuing the poetic or narrative content.

Handwritten text at the bottom of the page, likely a concluding verse or commentary.

در آن گشتن که باشد حکمت افزای چمن پر
 فلک الزمانی که بتیاجم بر خوش سحر زده
 سخن بار و نایم جو بر دل رنگ بیاورد
 نبود عقل توان شد حریف عشق بی پروا
 از آفت گاه آتش خشم شد جایی بیروانی
 اگر حسن گناه عشق باران پدید برگیرد
 دل من زده بهانه خورشید تابان شد
 لفظی بای برون

دردی بر پرده ناما سوگرده کلیداران را
 کند سگ کلان گریه دم کمر سارانی
 قلم زسد به تصویر بر پی منی نگارانی
 عیان در قیقه دریا بد کشتی سوارانی
 کند آینه خاک نقشه ام قطره باران را
 غبار ز تو به زخم می نماید کم عیاران را
 در برق جلوه تا افروخت نرم خاکساران را
 فاعل کن شستنی

زنگ احسبه نبود ای حش از روم
 بیکه غواصی دریای تفکر کردم
 در قفا سیکه دم جلوه که شوخی اوست
 رویش مختلف که نظران اصل دوست
 شوق دل ناچیز در چشم تماشاوار
 به اتم به بهر ۱۹۱۹

بیکه سنگین کرد کلفت و دیوانه را
 به کجا آن بهر تابان شمس محفل می شود
 تا خرامان چون هم صبح زین گشت که رفت
 بار کردم عکس در افتادگان گوی دوست
 از سر خالی که آن شیرین سائل بگذرد
 ای سیماب در دمن چه یسوی نفس
 شور خورشید از ناله عشاق به هم بخورد

مانده چون شبنم کجا متناهی رویان را
 صبح میخندد ز بال انشانی پروانه را
 ریختن چون گل شربت کرده در پیانه را
 سحر یاد رسیده ز بار و تیغ را
 بقیه طوطی شود خرمن بجای داده را
 میشود بی خواب تر بار از افشاد را
 رنگ میبازد چراغ از خوشش بر باد را

در آن گشتن که باشد حکمت افزای چمن پر
 فلک الزمانی که بتیاجم بر خوش سحر زده
 سخن بار و نایم جو بر دل رنگ بیاورد
 نبود عقل توان شد حریف عشق بی پروا
 از آفت گاه آتش خشم شد جایی بیروانی
 اگر حسن گناه عشق باران پدید برگیرد
 دل من زده بهانه خورشید تابان شد
 لفظی بای برون

دردی بر پرده ناما سوگرده کلیداران را
 کند سگ کلان گریه دم کمر سارانی
 قلم زسد به تصویر بر پی منی نگارانی
 عیان در قیقه دریا بد کشتی سوارانی
 کند آینه خاک نقشه ام قطره باران را
 غبار ز تو به زخم می نماید کم عیاران را
 در برق جلوه تا افروخت نرم خاکساران را
 فاعل کن شستنی

زنگ احسبه نبود ای حش از روم
 بیکه غواصی دریای تفکر کردم
 در قفا سیکه دم جلوه که شوخی اوست
 رویش مختلف که نظران اصل دوست
 شوق دل ناچیز در چشم تماشاوار
 به اتم به بهر ۱۹۱۹

بیکه سنگین کرد کلفت و دیوانه را
 به کجا آن بهر تابان شمس محفل می شود
 تا خرامان چون هم صبح زین گشت که رفت
 بار کردم عکس در افتادگان گوی دوست
 از سر خالی که آن شیرین سائل بگذرد
 ای سیماب در دمن چه یسوی نفس
 شور خورشید از ناله عشاق به هم بخورد

مانده چون شبنم کجا متناهی رویان را
 صبح میخندد ز بال انشانی پروانه را
 ریختن چون گل شربت کرده در پیانه را
 سحر یاد رسیده ز بار و تیغ را
 بقیه طوطی شود خرمن بجای داده را
 میشود بی خواب تر بار از افشاد را
 رنگ میبازد چراغ از خوشش بر باد را

<p>شعله بریزد رنگ در چشم از برونه از غم داران خود حکم گره بردانه خواب ما در برده دارد نوحی افسانه چو کشید از چشمه آب تها پیا د</p>	<p>شعله بریزد رنگ در چشم از برونه از غم داران خود حکم گره بردانه خواب ما در برده دارد نوحی افسانه چو کشید از چشمه آب تها پیا د</p>
<p>شعله بریزد رنگ در چشم از برونه از غم داران خود حکم گره بردانه خواب ما در برده دارد نوحی افسانه چو کشید از چشمه آب تها پیا د</p>	<p>شعله بریزد رنگ در چشم از برونه از غم داران خود حکم گره بردانه خواب ما در برده دارد نوحی افسانه چو کشید از چشمه آب تها پیا د</p>
<p>شعله بریزد رنگ در چشم از برونه از غم داران خود حکم گره بردانه خواب ما در برده دارد نوحی افسانه چو کشید از چشمه آب تها پیا د</p>	<p>شعله بریزد رنگ در چشم از برونه از غم داران خود حکم گره بردانه خواب ما در برده دارد نوحی افسانه چو کشید از چشمه آب تها پیا د</p>

و چون که در این عالم
بسیار از این کلمات
در این کتاب آمده است
و چون که در این عالم
بسیار از این کلمات
در این کتاب آمده است

و چون که در این عالم
بسیار از این کلمات
در این کتاب آمده است

و چون که در این عالم
بسیار از این کلمات
در این کتاب آمده است

سیل سازد گرمی خور چشمه یخ بسته را

بیوسه ساغر می بست ساقی تحمل مارا
 بنابر ایچ و سیدین د او همیت حاصل مارا
 سیجالی خراش است از پی فائل مارا
 عمارت کرد و پیر چشم غزلان منزل مارا
 چیدین سیکشید از پست سیر وین مارا
 مایه در ویدین سید دریا ساحل مارا

و نامدار از انگلی بر دیکه بر وادار را
 پدیدار شد و نخل آلود در خاک آزادی
 پدیدار شد و در آن عالم که سیگر و عناقش را
 پدیدار شد و پستان با حوت آسایش
 که در حوضی رخ نغافل انجمن باشد
 و پدیدار شد و نشانی نام معلوم طرز خوش را

علی تصویر خوان آیت قرآن ماباشد

بہترین ہے یہ سید شیخ می جو یہ دل مارا

چشت بر دیوارها حلالند چون محراب
سینه را از تیغ بیدار تو فتح الباطن
با کبر و خوشنیش میگرددیم چون کرداب
قطع این روی چون کشتن گداز آفتاب
در غبار خاطر مظهر نهان بود سید با
حافظه و پران شد از بیعتی محراب
حلقه نامی تم با نیست جز کرداب

می از حسن صیبت افزای تو میج آب
 می از نیرت جسته از چشمم لاله خواب
 در چرخ خود شناسی نیست در بحسب وجود
 در غم منم شیر کف فاسطه استاده است
 به یاد کلفت دل بسکه در دیدم چو بار
 به زار بروی او حرفی به سجده نداشت
 در آبی شدم از بسکه شک دیدم در غمت

رگ پیداری من میباشاید خواب پیدیا
 ندارد از حجاب عشق بیایم شنید نه
 مگر از دل گذشت آن نجیب سازید نه

بیان میدهد و شکم قیاس است میکند آهر

[illegible]

نهان خارش من چون سنگ آتشی دارد چو منم بر چند بجز نیست همه دارد و چون ای عارت آرام احرار من نیست و منم بر چند بجز نیست همه دارد	نهان خارش من چون سنگ آتشی دارد چو منم بر چند بجز نیست همه دارد و چون ای عارت آرام احرار من نیست و منم بر چند بجز نیست همه دارد
خود رفتم که سازم جلوه کردی گمان چو مرغان یار بدل میکند رخا میرا بجز کچین لعلش در پید او بکشاید چو مرغان یار بدل میکند رخا میرا	خود رفتم که سازم جلوه کردی گمان چو مرغان یار بدل میکند رخا میرا بجز کچین لعلش در پید او بکشاید چو مرغان یار بدل میکند رخا میرا
بود دیار دین لبت زنجیر آینه هستی بود در قطره خون در پهنه من در آن آبی و منم بر چند بجز نیست همه دارد و منم بر چند بجز نیست همه دارد	بود دیار دین لبت زنجیر آینه هستی بود در قطره خون در پهنه من در آن آبی و منم بر چند بجز نیست همه دارد و منم بر چند بجز نیست همه دارد
بیان نشاندن غیر و لشی کرمان را بجز خفتن کرم درون دیده مرغان را کرمان با تو گمراهم جاسان پیش می آیند کرمان با تو گمراهم جاسان پیش می آیند	بیان نشاندن غیر و لشی کرمان را بجز خفتن کرم درون دیده مرغان را کرمان با تو گمراهم جاسان پیش می آیند کرمان با تو گمراهم جاسان پیش می آیند
چو ساحل و مبهم از بحر خالی میکنم سبیل چو ساحل و مبهم از بحر خالی میکنم سبیل و منم بر چند بجز نیست همه دارد و منم بر چند بجز نیست همه دارد	چو ساحل و مبهم از بحر خالی میکنم سبیل چو ساحل و مبهم از بحر خالی میکنم سبیل و منم بر چند بجز نیست همه دارد و منم بر چند بجز نیست همه دارد
علی شاد و خرد نیست سوزن در کف آردون چو برین آذر شسته تن در خیم چاک گریان را که با خود برد آغوشم دایع موج دریا را که با خود برد آغوشم دایع موج دریا را	علی شاد و خرد نیست سوزن در کف آردون چو برین آذر شسته تن در خیم چاک گریان را که با خود برد آغوشم دایع موج دریا را که با خود برد آغوشم دایع موج دریا را

شد دولت نهادت اگر دعا مرا
 فرستاده ام چنانکه زنده است گزینم
 از کس بریده میروم از غیر و است
 چون شمع زنده گانیم از سر بریدن
 از بسکه سوخته شد کف پایم بر شوق
 چو دین جای بار کشیدن بر خفت
 چون مردان دیده اندام من لباس
 در سینه نامه میجو اگر گشته ام سبک
 دوستی که ز بار غمت تو سبک شوم
 روشنندی نهفته چون آینه جوهرم
 از قلم بخت سبزه قامت و کمر علی
 این عالم است سایه بال و پا مرا
 دولت با قدم باغتر آرام جان اینجا
 نهالی که زمین شش سرشته مخوان شد
 سیر کردم شکایت جوش زود گردیدن جو
 بسیر خودی از باشتن باغچه باشد
 چو بوی گل به نعل نازد کاروان اینجا
 در سینه ام گدخت تب عشق ناله
 لبر ز شد زنگی دل بسکه سینه ام
 در هر دم ز دوری دیگرشان دهم
 بپر کرده دل ز آبله شیب پیاله
 چون رشته ای شمع کی گشت ناله
 هست این سبزه خیزد چشم غزاله

این شعر در وصف محبت و عشق است و در بیان حال دل که در غمت میسوزد و در طلب دولت و آرامش است. در این شعر از تشبیهات و استعارات بسیار استفاده شده است.

این شعر در وصف محبت و عشق است و در بیان حال دل که در غمت میسوزد و در طلب دولت و آرامش است. در این شعر از تشبیهات و استعارات بسیار استفاده شده است.

<p>پادشاه از غبار خودی محسوس بود در پشت خاک او میان چشماله</p>	<p>در کمال از غبار خودی محسوس بود در پشت خاک او میان چشماله</p>
<p>دره ماه چون بر طافش ارد رنگ تا درون ساکت شود گردی سنگ کی شود آتش در رنگ اختلاف ملک اگر چه کم کرده اند این قلم و رنگ</p>	<p>می نماید خورشید ز شش رنگ تا نفس آفتاب و خورشید و رنگ نیست غبار یک صدم در پرده و درم چاود راه فنا از دست بر لب جد</p>
<p>خوشه انگور را بشیند صهبای مرا سنگها را را می آید بینای مرا تو نیا سازد شکست و گناه صفا مرا و شست از جابر و شست صبرای مرا</p>	<p>لکه جبر و گره دارد و نه می مرا بیشی دوران بقیع زم روی می کشم شیشه نازکی لای را احاطه سنگ شکست عافیت از شوی شیشه و آواره شد</p>
<p>پیش از زبوی هر کس شاخ خلاق رم آموکند باید رنگ نهالان شکستی بیک از جنگ جواهر لایان</p>	<p>عزت آنجا دارد نام شورید چالار در آن گلشن که درم خون چوین بود درین صحرای هم دره بی شعله آید</p>
<p>علی از بسکه معنی آب شد ار شد م پیید ری زبان کرد پیشم خورشیدان رنگین خیالان را</p>	<p>علی از بسکه معنی آب شد ار شد م پیید ری زبان کرد پیشم خورشیدان رنگین خیالان را</p>
<p>بسیست شمع بر پیش گل عند لیسان نعم دنیا بگرود از عشرت نصیبان که بسیار حای نفس من و کلبان دل نمی نیار آورده ام این بهر بیان</p>	<p>نباشد دخل و رو طبع کرم هست قیاس سفید آید بر این صبح از غم نیلی نمیدانم تب وری چه آتش در نهانم زد تو آرا خلقی در عالم اسکان بپای</p>

در کمال از غبار خودی محسوس بود
در پشت خاک او میان چشماله
دره ماه چون بر طافش ارد رنگ
تا درون ساکت شود گردی سنگ
کی شود آتش در رنگ اختلاف ملک
اگر چه کم کرده اند این قلم و رنگ
خوشه انگور را بشیند صهبای مرا
سنگها را را می آید بینای مرا
تو نیا سازد شکست و گناه صفا مرا
و شست از جابر و شست صبرای مرا
پیش از زبوی هر کس شاخ خلاق
رم آموکند باید رنگ نهالان
شکستی بیک از جنگ جواهر لایان
علی از بسکه معنی آب شد ار شد م پیید ری
زبان کرد پیشم خورشیدان رنگین خیالان را
بسیست شمع بر پیش گل عند لیسان
نعم دنیا بگرود از عشرت نصیبان
که بسیار حای نفس من و کلبان
دل نمی نیار آورده ام این بهر بیان

در کمال از غبار خودی محسوس بود
در پشت خاک او میان چشماله
دره ماه چون بر طافش ارد رنگ
تا درون ساکت شود گردی سنگ
کی شود آتش در رنگ اختلاف ملک
اگر چه کم کرده اند این قلم و رنگ
خوشه انگور را بشیند صهبای مرا
سنگها را را می آید بینای مرا
تو نیا سازد شکست و گناه صفا مرا
و شست از جابر و شست صبرای مرا
پیش از زبوی هر کس شاخ خلاق
رم آموکند باید رنگ نهالان
شکستی بیک از جنگ جواهر لایان
علی از بسکه معنی آب شد ار شد م پیید ری
زبان کرد پیشم خورشیدان رنگین خیالان را
بسیست شمع بر پیش گل عند لیسان
نعم دنیا بگرود از عشرت نصیبان
که بسیار حای نفس من و کلبان
دل نمی نیار آورده ام این بهر بیان

<p> با بر کن چون موج از بطن قی زار را اگر چنین بیاید از جیرانیت زار را ز زبان بام گدازون ساز چوب دار را اضطراب بیل در سپهر فرداوار را </p>	<p> باکی رسوا کنی ناموس استغفار را عترت یک شمع در محفل کفایت می کند منیج منهدم میخوای ز هستی پاک شو با خود و اماندگان ادل طریقت شهرت </p>
<p> که بگن نجو نهان از تنگی دامنش را که در پیری به پیغمبر شوخ ترش جانش را ولیکن ضامنم تا خاک کوبیدن نقاشش را ولی چون بوی گل دیدم به آواز سبکش را </p>	<p> میخوام هر تنوعی بر منی گرد زبالش را الهی میخوام لگای هم کرامت کن ز دستم فیشته دل زشت نشستم پیش آید مقام شایسته از عشق نشستم کجا باشد </p>
<p> شکست زانکه بر بال سید از سوار را خطه زیر نگین گردانده صیقل جوهر را دامت گنمی برسد جبرامیا گرا را بغل و امیکند از هر ورق گل فخر را </p>	<p> بجوم و زشت شد دل هم بر و زار را صفای چون کامل اندر از انضام نیناید چه داند شیشه خالی ز خود می باک است این ز کجانی سخن معشوق مستحقان عالم شد </p>
<p> خورده ام چون ماهی از انال و بر خود تیر را شد بر لبان خواب بین از کثرت بغیر را و اسم راه ماسک و جان شد ز نجیر را کرده از خوشی نیتان افسوس شیر را </p>	<p> مور اندامم چه دشمن بر بند شمشیر را زانکه شایان آن سرشته را کم کردم چون عکس که از آئینه بیرون میرود این شکار الکن نمیدانم بقصد چوین </p>

[illegible]

جوردا احسان بکسان عاشق قید	نقشه لب نشاند ایضا سیلاب
نیست غم ابل سخن از جفا ی روزگار	بفکند گرساغر گوهر نرزد آب را
همچو سیلابی که در ریگت وان گردد	میکنند نهان غبار کلبه ام مهتاب را
پیش و ناسو از خم عشق در اعضای ما	ریشه در بر می زند چون شمع غایب
گر ز یاد کلفت دل بسکه نهان کرده ام	نقشه ابروت گرد و امن صحرائی
بسکه هر نو نشد آب حیات می نیست	جمع شد چون شمع در گلو رنگهای
بجز خشت کلبی بدست طفلان نیست	خراب ساخته دیوانه تو کتب را
ز تیر و مهری ابل زمانه نزدیک است	که برگ ریز کند یا همین که کتب را
ای چنین فروغ جہات حجاب ما	آئینه دار پر تو حسنت خباب ما
یا درو چون کنم که نغجد شکوه حسر	در پرده های دیده نمک حباب
دارم در دن سینه دلی از هوای تو	چون نقش باقی نشسته لبان ز سراب
مطلب کنیم گریه چشم کباب را	سنائی بیا به پیشه دهم آفتاب را
ما و از نیم هر دو جهان خنداب را	دینا و دین بدیده دین خراب را
دل نیست صفی که بجز نام او نشسته	شستم بآب دیده گران کتاب را
صد بار دل رسید بر آمد ز آه شد	پنجیده و ز فلان بر بستک ما
ازیم تیغ ابروی او رنگ ما پرید	باشد لال همچو شفق بانگ ما

با بشد از غر شیدر تنه دل آگاه ما	صبح صادق دره گری برداراه ما
که چنین رنگه خون شهیدان تیغ	خاکم رنگین گنج در شهادتگاه
بهم ناله ازین چاه برگزند بر آ	اگر رسن بفرستند پاکند بر آ
بهم کس زسد معنی ندید بر	حریفه آینه شوا از فلک بلند بر آ
زیننده فلک سعت جهان ترا	فضای عشق مین اوج آسمان ترا
لبسان آینه که عکس رنگند آغوش را	جبین بگویش زور برد آستان را
بای معنی نازک شسته شد گل ما	چو آینه به نفس دل تیغ دول ما
زبیراری دل می کنیم سپهر جهان را	چو برق آخر عمر خود است منزل ما
بخود نهانیم ازین بیکتا شدیم پید	بساحل غوطه خوردم دل با شیدم پید
زین غوطه در آغوش بیکتایی نمی بختد	دشمن آینه دارد موس پیداشد پید
زگر می پدل به گشته ناله ما	بود که آفتاب برق در پستال ما
زخون گرم سویدای دل نشان را	سویا خیمه برق ست دل لاله ما
چید تا شست سبک برد اگر کفن	لبان تیرنا که جبه مغز سخوان ما
زیر کاف تو چندان زخم زبانی هم اند	که چو پرواز شد مانند ای سخوان ما

این شعر در وصف شهادت و فداکاری است و به زبان ساده و روان بیان شده است. در این شعر، شاعر به بیان شهادت و فداکاری پرداخته و به بیان شهادت و فداکاری پرداخته است. در این شعر، شاعر به بیان شهادت و فداکاری پرداخته و به بیان شهادت و فداکاری پرداخته است.

و این شعر در وصف شهادت و فداکاری است و به زبان ساده و روان بیان شده است. در این شعر، شاعر به بیان شهادت و فداکاری پرداخته و به بیان شهادت و فداکاری پرداخته است.

ای لب لعلی شوقم خم اندیشه با
 یک پروست نهان در نه اران شیشه با
 نام کجا رفتی که بلب باغ را ویران گذشت
 نام صیادت بردوش نهان لاله شیشه با
 فردم بر نفس آتش تن توید دل را
 غذای کج و روان خیر کردم خاک ساحل را
 جل هم جفا از غره تابش شیر دارم
 مباد غرت عشقم بر دست قاتل را
 ای صبرم سرگردون برساند خاک را
 نامم چون اریا شد زخم افلاک را
 پای بر از صیحه جان عالم گشته است
 کرد باد اندر فلج من می نهد رخسارک را
 چشمم کی سیدی تابش آید و را
 طبعم همچو امی مندر بر خاک آید
 محبت کی رود گر منخواهم تو بیا گردد
 کارساییدن مندر کجا افتد همان کور
 تو بهارستان لالیش تن پاک بر آ
 بر چاک بگریبان زود از عالم جنت بر آ
 پیاله نفس در زورخ نسرگند را
 شراب و غن گل شد جویای رنگ ترا
 صدای ریختن خون مایلند شد
 چنان جویایم تیغ سر به رنگ ترا
 ز سایه نره سپهرمور بسته قلم ترا
 مصوری که کشیده دران رنگ ترا
 میکند بخت جوان لبس اعداد را
 نظر را هر چه شدن حریف مبارک را
 گوشه گیران از عبادت چو خدو می کشند
 دام را خالی نمی آید این صیاد را
 گوشت گریبان از عبادت چو خدو می کشند
 اشک را شست بوی گشته بوی آید را

[illegible]

10

[illegible]

<p>و این جز از وحدت الهیه بود که با ما نیست نفس خاک همان برق تجلی می زند بر لبی خسته و ارد که چون روشن شود بخود این جام دنیا سر می نهد و دیگر اند با وفا گشتن انگار حیرت بخشید بدیلم حیرت یک شود که کبار نمی آید و این نیست گردان بکلاف ثنائیات موق اضطراب نفس خارا که را بر دست و عشق میداند که هر چه می آید از کجاست می توان است گردان از شوق جهان ظاهر است اما در این سرای بازی را</p>	<p>علیه سقند هدی با این جز از کار نیست عشق کار است اگر شوق نظر و کار نیست جلوه کین پیش کشی که شکر نیست خرم شدن در پیش آن مردم از ناز ورنه از تجانی اما حرم بسیار نیست شمع را شعله در پیش تو بزداید از سیه ریگ و آن را زشته و کار نیست میزند سوزم هنوز پای کشته نیست محرم زدن این میخا سینه شعله نیست بر سر این و جلوه خشک افتاد و کار نیست شمع اسیر جاشانه جز افتاد و کار نیست</p>
<p>گفتگوی طوطی از اینجه گریه شد ایست خال بار افس در کار نیست</p>	
<p>دل تو گشته به بند حسی افتاد است دولت نیز بنا اهل بد صاحب گردد که کل درین راه نمان بر و ایم مژده ای داده گشتان که درین بسیار تنوا باخته ز خود مال هستی از نیست زخمها در دلم از ناخن و خار بجای است</p>	<p>ضرب بجهل شده و نفسی افتاد است دلم این بی بر آتش حسی افتاد است مردم از ناله اجبر سی افتاد است منقلب نیز بدست حسی افتاد است عهده در کار خبا این نفس افتاد است کار با مردم تا فهمی به افتاد است</p>
<p>نگار باشد شقایق جسد طر چشم ما بر قد و رخسار کشته افتاد است</p>	

[illegible]

<p> صافی آینه آب ز خاکستر نیست خار سنک درین او چه زلشتر نیست صافی آینه آب ز خاکستر نیست مرغ را ز او در پی از پر خود بهتر نیست صافی میت کج از سطر کج سطر نیست مرغ هم میل پریدن نکند تا نیست جفت آشفته فن نیز از آن کوش نیست </p>	<p> حاصل صافی دلان غیر نر و دگ نیست سینه وادی عشق تو کم از خنجر نیست یک بخان از دل منت غیر می نیست دوشه راه رواست برین نیز روی نیست عیب باطن نشود ظاهر با ثواب نیست گوشه گیری عزیزان بران بی گیس نیست گر نه از دهن بران لاف ایشان چه عزم نیست </p>
<p> درو افقارست علی تیغ زبان تیزم حاسد بهوده گزینم که از کاشتر نیست </p>	<p> ظاهر بسیاری لطیفی نیست در غایت پیوند عشق پیورم نهان اندنها آرزو مندر شهادت بوده ایم اینقدر اندیشه راه قمار از جیب نیست </p>
<p> چون حازان سپید گیر و لباس نامست شیشه چون قالب شیشه ماه شمع نامست بر که او در کن بر افی هست بیالی کمست بر که او دیدیم چشم در غلطان زخمست سوده الماس زخم لاله را هم شبنمست زخم قدم از زخم لاله را هم شبنمست </p>	<p> تا ثابت نگردد شتر هم ترا نیست در شب مهتابی هم ششم در شمع نیست دل پر شمع حجاب چشم ظاهرین بود حاصل صافی غیر از دل غشال نیست دل اگر زمست ریزد فطره آتشین نیست </p>
<p> با علی دالم بود در نضی خود کرده ایم نقد زراز هست ادراغ دست حاتم هست </p>	

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

<p>عبدالخالق طرقات مدد علی بی سست خورشید سینه لیل نو که غار گذشت مصاحبت چه ضرورت آشنائی را لب فانی زبان بنید و زانو خاست ندائی گری خفاش چشم بدینا که</p>	<p>مجلو که نیم باد و رستایی اولی است هنوز آید و پاشی شیشه طعنی است هنوز یاد و بمن نحو کیمت عربی است که حجب صد ها نگار نشسته ای است اکی خبر ز رخ آفتاب نیم شبی است</p>
--	---

نیز از بیم و درین غایت که خاک بر هم خورد
مسام بر یک روان نشسته و زهره جلجلی است

<p>طوق گوی فاخته طوطی میگوید است هر قطره اشک سر کوبیده است هر موج این محیط زبانی بریده است هر خازن شک طوطی آینه دیده است آینه زبانه ای طوفان رسیده است ای آینه زبانه</p>	<p>نار و خورشید تو بیخ کشیده است هر ذره خاک چشم را بهشت نشسته است هر قطره اش بود درین سیر بهر راز چون گوش دل پیغمبر غفلت نمی شود آنجا که در گرد از نظر است حسن در پیش</p>
---	---

طرب و جهان گدو غمهای د
 آسمانی که یزاد گوهر این غم شده است
 این نیست دنیا آخرت را ترس نیست
 لب خندان پر ز یاد و در نظر سرم
 آسمان نیست گوی نیل و گاهی شفقت

هستی و پلوی مستوفی محال است عسلی
جای نیست و درین بزم گر جای دوست

[illegible][illegible]

در این روز خود رفتن طرز استنایهاست
 پیش آن صبح کردن با اجدادهاست
 سستی از بیان بخت نیستی بسیار است
 در دیار بلبلان عالم خدا اینهاست
 هستن بنون با ایل کسی با کس
 هر روزی که کشیده ایم باغ و گلستانهاست
 تو به حاصلی دارد خاک بر سر طاعت
 این نازد این روزه رسم که خدا اینهاست

است بلند ما علی چنین گوید
 برود کون بخشیدن برگ بے زرا اینهاست

گرد شده فسرده نفس را آشتی است
 نهان چه خاسته کاشن سرری است
 چون برق در بار کفن آرام ندارد
 آنکه ز بیانی دل با این پری است
 غامض تر از طوطی تنقار شکسته
 هر چند به آینه ریم نظری است
 راست زیر رخه گرداب بهوش
 در پای درت بگره روشن گری است
 چیت زده چشم تو در جوش بجای است
 چون آینه بر سوگد جلوه گری است
 هر قطره خونم شده بنیاب سبندی
 دل را که از مقدم قائل خبری است
 گردان تنهای خوش خصل سوز است
 مایه ترسیم که را حاکم است
 از حسن تر آینه دلان چشم پر آید
 اگر نیست تقابلی بخت چشم تری است

واصل شدن باست علی حسن از افاست
 نام و بیابان نه روزه خط سیر است

عشق سرگرم تا شصتی پدید است
 دانه بار یک دانه گشته نمی پدید است
 جام خندید که سن آینه عشق تو
 شیشه فریاد بر آرد زخمی پدید است
 نیست مروی که ز سر ترل جان کند
 دامن و فرخت در می پدید است
 باد روزی که تان قیامت می کند
 خاک مانکت گل شد کرمی پدید است
 عشق بلبله معشوق تجلی کند
 سبز باخچیر چون شد المی پدید است

در بیان ماهر علی
 در این روز خود رفتن طرز استنایهاست
 پیش آن صبح کردن با اجدادهاست
 سستی از بیان بخت نیستی بسیار است
 در دیار بلبلان عالم خدا اینهاست
 هستن بنون با ایل کسی با کس
 هر روزی که کشیده ایم باغ و گلستانهاست
 تو به حاصلی دارد خاک بر سر طاعت
 این نازد این روزه رسم که خدا اینهاست
 است بلند ما علی چنین گوید
 برود کون بخشیدن برگ بے زرا اینهاست
 گرد شده فسرده نفس را آشتی است
 نهان چه خاسته کاشن سرری است
 چون برق در بار کفن آرام ندارد
 آنکه ز بیانی دل با این پری است
 غامض تر از طوطی تنقار شکسته
 هر چند به آینه ریم نظری است
 راست زیر رخه گرداب بهوش
 در پای درت بگره روشن گری است
 چیت زده چشم تو در جوش بجای است
 چون آینه بر سوگد جلوه گری است
 هر قطره خونم شده بنیاب سبندی
 دل را که از مقدم قائل خبری است
 گردان تنهای خوش خصل سوز است
 مایه ترسیم که را حاکم است
 از حسن تر آینه دلان چشم پر آید
 اگر نیست تقابلی بخت چشم تری است
 واصل شدن باست علی حسن از افاست
 نام و بیابان نه روزه خط سیر است
 عشق سرگرم تا شصتی پدید است
 دانه بار یک دانه گشته نمی پدید است
 جام خندید که سن آینه عشق تو
 شیشه فریاد بر آرد زخمی پدید است
 نیست مروی که ز سر ترل جان کند
 دامن و فرخت در می پدید است
 باد روزی که تان قیامت می کند
 خاک مانکت گل شد کرمی پدید است
 عشق بلبله معشوق تجلی کند
 سبز باخچیر چون شد المی پدید است

در این روز خود رفتن طرز استنایهاست
 پیش آن صبح کردن با اجدادهاست
 سستی از بیان بخت نیستی بسیار است
 در دیار بلبلان عالم خدا اینهاست
 هستن بنون با ایل کسی با کس
 هر روزی که کشیده ایم باغ و گلستانهاست
 تو به حاصلی دارد خاک بر سر طاعت
 این نازد این روزه رسم که خدا اینهاست

یا علی طهرانی اول دانشمند و پیرم	
یک جهان زنده ام پیش و کی سپید نیست	
دل خرابی از بزم آرزوست	بیل از قطره آرزوست
گرچه گاهی خلق من ترست کند	ریشه نرکان و شمع در گلوست
از صهای لب فرا بسم کرده	پوشه ششیه قاتل آرزوست
چاک شد از غم و پنهان او	بجوشد با سترا نم بر پوست
شجر گردان است ابر از قطره	
عسافل از ذکر تو بودن گفتگو است	
سوزن یک گل زخم سرم نمایان است	که چاکا بدلم بهر غم پنهان است
کسی در در جدالی کشیده میبارم	که خاشاک کجای شایخ هرمان است
ز شهر انهر خشت چو داری می بخون	و از اسب تو طوار صد بیابان است
اگر حیات ابدیانت خضر هست کو	که چون موج برابر تو می بخوان است
چو غم چرخ شود بهر گل پریشان باش	رواج تنگدلی بشیر زندان است
که ام تب زده عشق آه گرم کشید	که بهر شعور حلاله برق از ان است
جنون کجاست که خیال شیر کشید	ز شوق چاک دلم در تر کجاست
در آب چشم خود افتاده ام کجا بردم	که بهر موج سر و دست من پنهان است
چند کلاه برافروخت شمع کافوری	چراغ خاد در پیش راه تابان است
شهادت از تر خون بهانی باشد	بیشینه بر سر کوی تو عید فرمان است
لب خموش علی کار ذوالفقار کند	
بخموش کجاست که چه نام سلمان است	
باز داغ دل سیه دزی سن است	چشم مستعاره در شب یک و سن است

عاشق گشته سهر گزیده از تاب وصل	تا سر شمع را از نرم فکر نفس است
این شمشیر بیکوید می پوشد عیب	مردم میماند این پیر این است
خنده جز مضر از عرش دلنگ نیست	غمی را اگر کوه است از خندید است
خاکساری پیشه کردن هیچ سودا نیست	مشت خاک را بچشم دشمنان افکند است
اما باین باران معنی هم دشمنی نیست	
خارجی باشد عمل بر کس که با دشمن است	
یک شهر ششم خوش گمان فرشته است	آه خاک که سر بره گرد کند جلوه گاه است
هر کس که بر کوشش دل جا کند و دو نیم	در خاک خون طبع بد تیغ نگاه است
آبی که شب بینه حسرت شسته ایم	امروز در کین که طرف کلاه است
دور است سوز دل ز حیرانان جلوه	پوشیده و بری در غم سیاه است
و	
دل در هوس گریه بینای شرب است	پردانه این شمع شب از ورک است
دل از زندان نشود تنگ که آن جا	صدرا امن و پیرانه دلای خراب است
یکسره چشم از دوجان سیر گردد	در جمع بحرین قی خوف حساب است
استان تبارک در خورشید که درین بحیر	
چون موج هم انقبوسم بر سر آب است	
عاشقی غیر نفس از من است	چقدر برده که پوشید و آوازه است
آن شهیدم که یارش نوافل نیست	نه طبعید از خند که بخون از من است
کعبه بود بر گردیم نه پوشید گداز نیست	جذبه در لب با خانه بر انداز من است
دشمنیهاست که در کشور من معشوقی است	
اگر گرد نفس آینه پرد از من است	

عاشق گشته سهر گزیده از تاب وصل
 تا سر شمع را از نرم فکر نفس است
 این شمشیر بیکوید می پوشد عیب
 مردم میماند این پیر این است
 خنده جز مضر از عرش دلنگ نیست
 غمی را اگر کوه است از خندید است
 خاکساری پیشه کردن هیچ سودا نیست
 مشت خاک را بچشم دشمنان افکند است
 اما باین باران معنی هم دشمنی نیست
 خارجی باشد عمل بر کس که با دشمن است
 یک شهر ششم خوش گمان فرشته است
 آه خاک که سر بره گرد کند جلوه گاه است
 هر کس که بر کوشش دل جا کند و دو نیم
 در خاک خون طبع بد تیغ نگاه است
 آبی که شب بینه حسرت شسته ایم
 امروز در کین که طرف کلاه است
 دور است سوز دل ز حیرانان جلوه
 پوشیده و بری در غم سیاه است
 و
 دل در هوس گریه بینای شرب است
 پردانه این شمع شب از ورک است
 دل از زندان نشود تنگ که آن جا
 صدرا امن و پیرانه دلای خراب است
 یکسره چشم از دوجان سیر گردد
 در جمع بحرین قی خوف حساب است
 استان تبارک در خورشید که درین بحیر
 چون موج هم انقبوسم بر سر آب است
 عاشقی غیر نفس از من است
 چقدر برده که پوشید و آوازه است
 آن شهیدم که یارش نوافل نیست
 نه طبعید از خند که بخون از من است
 کعبه بود بر گردیم نه پوشید گداز نیست
 جذبه در لب با خانه بر انداز من است
 دشمنیهاست که در کشور من معشوقی است
 اگر گرد نفس آینه پرد از من است

سخت و سید دل مانم جانانه سخت	آتش افتاد و دین جان که خزانه سخت
حالت خوشنمائی زودین دارد	شعبه شعله نغمه ز کس بر پادشاه سخت
عشق بولستی کرد که تو بر شست	برق صد باره ز آید و این را از سخت
جلوه از دیده دل گرسند زورش نیست	
آه زانکه آید به نشه که سانه نسخت	
از بیکه سنگ تفرقه با در سران است	چون شیشه شکسته فروغ چراغ است
رنگ پیده گل بهستان عشق	بیرون شدن خوشنمائی بیضا است
جان میدم و در دگر سوختم	چون شعله فیکه نفس صفت داغ است
ولی	
بی تکلف و چین بند قیام کرد نیست	برگ یز رنگ گل ظالم نه شاکر نیست
نزد زمرگان تو میسازم دل خون شده را	قطره من صاحب طریقت و بارگ نیست
چیز مکافات عمل تیغ ندارد زو کار	شک چندانکه بر زورست بیارگ نیست
عذر تقصیر که من دارم محال آمد محال	
عفو چند آنکه سوخت و دست پیدا کرد نیست	
در زمان عشق خاموشی نکام کردن	پنجودی ساز نیست جبرانی ترسم کردن
بسته از اسیر باران نباشد ماه و رنج	خود نمایی چشمه فیض خدا کم کردن
در حسن برگ گل دارد زبان شکوه	
دل شکستن باورین گلشن تر نیست	
قمرن مش به مهر دل آوازه است	برق آوازه شوخم گره بند قیاست
غمت داغ و نایا اثر و اول است	چون صدا کرده به تعظیم نام برست

این شعرها را در کتابخانه
 کتب خطی و چاپی
 موجود است و در بعضی
 نسخها تغییراتی
 در کلمات و
 ترتیب ابیات
 مشاهده میشود
 این نسخه از
 کتابخانه
 مجلس شورای
 اسلامی
 تهران
 است

این شعرها را در کتابخانه
 کتب خطی و چاپی
 موجود است و در بعضی
 نسخها تغییراتی
 در کلمات و
 ترتیب ابیات
 مشاهده میشود
 این نسخه از
 کتابخانه
 مجلس شورای
 اسلامی
 تهران
 است

در عالم بهیوشی با ممکن نیست
نقش بر اینست در آن که قدم لغزش است

سپهر در عالم بهیوشی با ممکن نیست	نقش بر اینست در آن که قدم لغزش است
بر آرمستی باز شراب بیداری است	زگره ای که ششم بنواب بیداری است
عبارت اینست باشد نفس نشین صبح	هر که ز در دل از آفتاب بیداری است
ز لیس به خواب عدم زنده رفته اند همه	چنان جو دیده لبس بر آب بیداری است
گشته آواره شوق و وطن از یاد رفت	رفتم از خوشن بخت آمدن با یاد رفت
آتش بود چو باقیست هر در دل نیک	تا تو در جلوه شدی سوختن با یاد رفت
شود غم حسرت از جلوه معشوق نداد	ره نسیم باد که غم حسین از یاد رفت
شب بجز رنگ بخت از یاد رفت	بال ای مشکووم که بری نام رفت
گرم بودم کرده ازین با دیده خجسته بود	رام چون کاغذ آتش ز یاد رفت
صبح نورانی دل فلست هستی چه کند	خلوت آینه جز گرد نفس شام نداشت
هر کجا حسن از جلوه گری است	چشم دل را نصیب بی خبری است
خط سبزی چون لب عالم زد	یار این سایه که ام بر سحر است
کعبه و در سنگ یک شمر اند	بمان خطا
آخر احوال این چون نظر نیست	بمان خطا
دامن دشت از گاهت بزم بزم خورده است	تا تو آهوی مهری برانج مرده است
خاک مهرای محبت سر به خشم نکرده است	در نه بر شتی که بینی بونغم ریخته است
زنگ بوی زنگی این شش باری است و بس	جان اگر با حق باشد ششم کور مرده است

در عالم بهیوشی با ممکن نیست
نقش بر اینست در آن که قدم لغزش است
بر آرمستی باز شراب بیداری است
عبارت اینست باشد نفس نشین صبح
ز لیس به خواب عدم زنده رفته اند همه
چنان جو دیده لبس بر آب بیداری است
گشته آواره شوق و وطن از یاد رفت
رفتم از خوشن بخت آمدن با یاد رفت
آتش بود چو باقیست هر در دل نیک
تا تو در جلوه شدی سوختن با یاد رفت
شود غم حسرت از جلوه معشوق نداد
ره نسیم باد که غم حسین از یاد رفت
شب بجز رنگ بخت از یاد رفت
بال ای مشکووم که بری نام رفت
رام چون کاغذ آتش ز یاد رفت
صبح نورانی دل فلست هستی چه کند
خلوت آینه جز گرد نفس شام نداشت
هر کجا حسن از جلوه گری است
چشم دل را نصیب بی خبری است
خط سبزی چون لب عالم زد
یار این سایه که ام بر سحر است
کعبه و در سنگ یک شمر اند
بمان خطا
آخر احوال این چون نظر نیست
بمان خطا
دامن دشت از گاهت بزم بزم خورده است
تا تو آهوی مهری برانج مرده است
خاک مهرای محبت سر به خشم نکرده است
در نه بر شتی که بینی بونغم ریخته است
زنگ بوی زنگی این شش باری است و بس
جان اگر با حق باشد ششم کور مرده است

دیده ام حلقه دامن که کارش حو	سینه ام دامن دشتی که غبارش حو
سرم آن قافه سالار که بارش حو	اشک زان زید خشان چو می آیم
ناله شعله فشانم رگ نشن زده است	آه زین نخل پرومند که بارش حو
این دست پله دارد دل چاک چاک کیست	مهرگان تو بکام دل و پاک کیست
باری زبان من نمره خواباک کیست	یک دستان سخن به خوشی ادا کند
اوشب جاع مصلح احسن پاک کیست	خانوس میخیزد نهان کرد چاک فیشتر
شیخ من بام دارد تا دم بیاست	مطلق بر این باقی گواه خواب است
رنگ از اینش چند شیشه ای است	حاکم از این بحث راز خوش نهاد
لفظ گرد دارد تفاوت صورت معنی کی است	اختلاف کند و دین آئینه دار وحدت است
طائر اندیشه مرغ بان پرشوده است	عقل در اندیشه از راحت قدم پرشوده است
زوشب چشم حرافت دستم سوده است	در کتاب عمر غم از یک ترانه نویسی
بی تو مرغان بسکه از صحن چمن رم خورده اند	رگ گام چشم بیل نغ خون آلوده است
که چشم اختر از حسنش بر آب است	چشم آن نه خورشید تاب است
نگاه بند را عینک حجاب است	چو دل میباید بکشاویده از هم
بهر دریا که افتد عسل شمعش	پر روانه مرغان حساب است
جورق می پریم شب شهر مهر است	برای ابرو شکست و لعل خان نیز است

دیده ام حلقه دامن که کارش حو
سینه ام دامن دشتی که غبارش حو
اشک زان زید خشان چو می آیم
ناله شعله فشانم رگ نشن زده است
آه زین نخل پرومند که بارش حو
این دست پله دارد دل چاک چاک کیست
مهرگان تو بکام دل و پاک کیست
باری زبان من نمره خواباک کیست
یک دستان سخن به خوشی ادا کند
خانوس میخیزد نهان کرد چاک فیشتر
شیخ من بام دارد تا دم بیاست
مطلق بر این باقی گواه خواب است
رنگ از اینش چند شیشه ای است
حاکم از این بحث راز خوش نهاد
لفظ گرد دارد تفاوت صورت معنی کی است
اختلاف کند و دین آئینه دار وحدت است
طائر اندیشه مرغ بان پرشوده است
عقل در اندیشه از راحت قدم پرشوده است
زوشب چشم حرافت دستم سوده است
در کتاب عمر غم از یک ترانه نویسی
بی تو مرغان بسکه از صحن چمن رم خورده اند
رگ گام چشم بیل نغ خون آلوده است
که چشم اختر از حسنش بر آب است
چشم آن نه خورشید تاب است
نگاه بند را عینک حجاب است
چو دل میباید بکشاویده از هم
بهر دریا که افتد عسل شمعش
پر روانه مرغان حساب است
جورق می پریم شب شهر مهر است
برای ابرو شکست و لعل خان نیز است

دیده ام حلقه دامن که کارش حو
سینه ام دامن دشتی که غبارش حو
اشک زان زید خشان چو می آیم
ناله شعله فشانم رگ نشن زده است
آه زین نخل پرومند که بارش حو
این دست پله دارد دل چاک چاک کیست
مهرگان تو بکام دل و پاک کیست
باری زبان من نمره خواباک کیست
یک دستان سخن به خوشی ادا کند
خانوس میخیزد نهان کرد چاک فیشتر
شیخ من بام دارد تا دم بیاست
مطلق بر این باقی گواه خواب است
رنگ از اینش چند شیشه ای است
حاکم از این بحث راز خوش نهاد
لفظ گرد دارد تفاوت صورت معنی کی است
اختلاف کند و دین آئینه دار وحدت است
طائر اندیشه مرغ بان پرشوده است
عقل در اندیشه از راحت قدم پرشوده است
زوشب چشم حرافت دستم سوده است
در کتاب عمر غم از یک ترانه نویسی
بی تو مرغان بسکه از صحن چمن رم خورده اند
رگ گام چشم بیل نغ خون آلوده است
که چشم اختر از حسنش بر آب است
چشم آن نه خورشید تاب است
نگاه بند را عینک حجاب است
چو دل میباید بکشاویده از هم
بهر دریا که افتد عسل شمعش
پر روانه مرغان حساب است
جورق می پریم شب شهر مهر است
برای ابرو شکست و لعل خان نیز است

با فتنه بخش کینه سر فغان شد	از نور آینه مهرانش انگیزست
عکس آینه بخشش شمع ز شمع عجب است	که هر صفتی بر آن عکسند لیس و نرس است
شعله رویت را در آینه باله گرفت یک دل از منی آید بدست سر کشی بسکه از فیض تو افق سر بلندی یافتیم کی حسن نظر سوز تو محتاج تقاب است خون شد دلم از حشر تو باقیت لب او از طایفه گزیده بجای من رسیده ایم	آتش از عکس جنت در سینه صبا گرفت بیتوان روی زمین از خاکسار پیا گرفت صورت نقیصه با نقش پای اگر گرفت از آینه غمت آینه یک چشم ترا گرفت در سینه جوید با نفس موج سر است نقش قدم هست که گرد آید بر است
در باغ دل خندان هوس از چمن است بیتابی پروانه در آغوش کواکب است یک عالم برچ زده را بر زم نشا است چیمبر ز رنگ سخن صفای دل است شیرین خبر جسد گر تواند شد کمال انظر از فهم خلق تنها است نفس بر آینه آینه گیتی است تنگی مید آن قسمت رزق الهی است آتش بیداد از دین دور است کدام شعله که کبرگ پیش از مرگ است کدام شمع که چشمی شد بر دل من	کمال باطل بر سوز از چمن است از بر تو شمع است که در آغوش است هر قطره که در زلف فکری میگردد دل زبان بیدیه بود بر کشای دل است بریدن از غم گزین خونهای دل است دل و گزیده خلوت صفر رسوا است سخن نمی شنوی فلانم آنچه حار است آینه رکاشان آینه بیرون در است اسکان هر چند هم طشتی باز آید است کدام برق که چون ابر در غبار است کدام جلوه که طالع و سن از غار است

این شعر در وصف آینه است که در آینه هر چه هست عکس می شود و این آینه را به آینه مهرانش می گویند و این آینه را به آینه بخشش می گویند و این آینه را به آینه شمع ز شمع می گویند و این آینه را به آینه عجب است می گویند و این آینه را به آینه که هر صفتی بر آن عکسند می گویند و این آینه را به آینه لیس و نرس است می گویند و این آینه را به آینه شعله رویت را در آینه باله گرفت می گویند و این آینه را به آینه یک دل از منی آید بدست سر کشی می گویند و این آینه را به آینه بسکه از فیض تو افق سر بلندی یافتیم می گویند و این آینه را به آینه کی حسن نظر سوز تو محتاج تقاب است می گویند و این آینه را به آینه خون شد دلم از حشر تو باقیت لب او می گویند و این آینه را به آینه از طایفه گزیده بجای من رسیده ایم می گویند و این آینه را به آینه کمال باطل بر سوز از چمن است می گویند و این آینه را به آینه از بر تو شمع است که در آغوش است می گویند و این آینه را به آینه هر قطره که در زلف فکری میگردد می گویند و این آینه را به آینه دل زبان بیدیه بود بر کشای دل است می گویند و این آینه را به آینه بریدن از غم گزین خونهای دل است می گویند و این آینه را به آینه دل و گزیده خلوت صفر رسوا است می گویند و این آینه را به آینه سخن نمی شنوی فلانم آنچه حار است می گویند و این آینه را به آینه آینه رکاشان آینه بیرون در است می گویند و این آینه را به آینه اسکان هر چند هم طشتی باز آید است می گویند و این آینه را به آینه کدام برق که چون ابر در غبار است می گویند و این آینه را به آینه کدام جلوه که طالع و سن از غار است می گویند

چنانکه کسی من و با یادش داد
 گلشن خرم طپیده شهید گام گسست
 دیگر شایسته کرده بقتل که برود
 دلش نقش و جهان جلوه بنگار او
 سبیل ارباب گل برق با کشا خیزد
 در کعبه خوابیده ام اما دلم بچرخ اوست
 سرچی آید بس از دوست سیدانم ما
 ای پیرز بسا قبل تو بیا دیا قوت
 باله خود از سخته ایام هنر ور
 بسکه پیشه در شمع مغربان و زیر پرست
 شمع بگشاید مغز شمعان من کبود
 دانه پاش گشت حمت دیده گران
 برین ارد لباس عاریت طبع غیور
 آثار قدا جلوه بسا حاصل اوست
 در سجده که عشق خمیدن ز ادب است
 گوشتش بشکن قلندر بر که بدوست
 گامی آید خواب من نشانه کرده ام
 بهر بردار قهری از نو بگرشکل
 میتوان نامش شمعان از پیشش
 چون شمع سلسله اشک از رخ پاست
 دل شکسته دین و محتسب سپید

خیال کسی من و پایا بدش داد
 نقش نخل طپیده شهید گام گسبیت
 دیگر صاب کرده بقیل که می رود
 دل نقش و جهان جلوه نیکو است
 سبیل ابر گل برق بکشا خیزد
 در محرابیده ام ادا لم تخیر است
 سر چینی ابد بر از دست سیرانم
 ای پسر لباحل تو بیا یا قوت
 باله خود از دستت ایام هنر و
 لبک نشسته در غم نغمان در زیر پرست
 شکر بکشته مغز استخوان من کبود
 دانه پاش گشت حسته دیده گران
 بر بند ادباس عاریت طبع غیر
 آثار فطره به حاصل بودست
 در سجده که عشق خمیدن ز ادبیت
 گوشتش نیکین قلندر که به خواست
 گامی آید خواب من نماند کرده ام
 بهر بردار قهری از تو شکر حاصل
 میتوان نامش شنیدن از پیشگاه
 چون شمع سلسله اشک از آن پاست
 دل شکسته درین پر محبت سپید

بجای شمع دل او در بر از هم دور
 دل کل می در دنیا چین دوا خواست
 چین چین برین برق بشت گیاه گسبیت
 از برین ملک نفس تنگ است
 رنگها آینه چهره میرنگه او است
 دلشست خاکی من هنوز لاج گاه تراست
 آسمان هم از تو کسب به زنجیر است
 جان باخته شمع تو پرده آینه قوت
 آب از جگر سنگ خور دانه یا قوت
 دل گشته چون ناله عشق استخوان زیر پرست
 بکند خورم گسبیت او شکر نماند ز پرست
 دست بر هم سوده برق غم من است
 جمع کردن دل اسباب جهان است
 کوفه نگذران صبح وجودت
 چون شمع گدشتن ز خیر پس است
 دل باز چین ای قهر خاری که در او
 طره مشکین ایه سحرگاه نیست
 دل مور که در غم که بر تپید حاصل
 همچو تار سحر بندازی زبانم دور
 دل طعنه خسته این ابر از رگ در پاست
 که گزشت آب خور می قنچ شکسته چراست

که در رسوای مستی با کار نیست
 آفتابی نیست در چشم دیدن نیست
 مشعل دیدار آن را خسته نیست
 در بر و بند اگر نه طلبی زدن محال
 مشعل دل و دست بیدار برافروخته نیست
 خرم بیانی دل صغیر با هم نمی آرد
 خشک را منظر گلزار دل غمناک نیست
 سر زانو اند که گردد راجع کو اگر که
 غیر پریشانی طلمع کیمیای راز نیست
 ز راه ابله نیست محبت در راه است
 در دل خیال آن فروز نیز آید نیست
 بیخود باشد نیست ز حیانه که کمان
 بیخود نمی و در بخت ظلمت بکار نیست
 از گشتن آن در هر صبح صفا بخور نیست
 جز آلوده بزم آید و تاب نیست
 انفعال نه از سنگ خیز و عجب نیست
 بیا که بیدار بیدار بیدار سلطانیت
 زبان عشق می نهی حدیثه نامید نیست
 رفته صبح از خود مهر انجمن رای خود نیست
 غمزدن بکاری که دل از خود ببرد
 بیفاده چون گل روی از من نیست

و چاک دارد در دم بند و با اگر نیست
 آن بر نی بی برده می باشد تا کار نیست
 زله از شرف اندک نفس سوخته نیست
 در بر و بند اگر نه طلبی زدن محال نیست
 مشعل دل و دست بیدار برافروخته نیست
 خرم بیانی دل صغیر با هم نمی آرد
 خشک را منظر گلزار دل غمناک نیست
 سر زانو اند که گردد راجع کو اگر که
 غیر پریشانی طلمع کیمیای راز نیست
 ز راه ابله نیست محبت در راه است
 در دل خیال آن فروز نیز آید نیست
 بیخود باشد نیست ز حیانه که کمان
 بیخود نمی و در بخت ظلمت بکار نیست
 از گشتن آن در هر صبح صفا بخور نیست
 جز آلوده بزم آید و تاب نیست
 انفعال نه از سنگ خیز و عجب نیست
 بیا که بیدار بیدار بیدار سلطانیت
 زبان عشق می نهی حدیثه نامید نیست
 رفته صبح از خود مهر انجمن رای خود نیست
 غمزدن بکاری که دل از خود ببرد
 بیفاده چون گل روی از من نیست

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مجلس شورای اسلامی
دوره شانزدهم
جلسه نهمین
روز شنبه ۱۳۳۵
ساعت ۱۰ صبح
موضوع: ...

<p>شعب از دلم دیدۀ افلاک چکید و شمع ز تنظر گری شوی ست دلم</p>	<p>و کبر و کرم شمع بنم شد بر خاک چکید این کیم نیست که در علقه فقر چکید</p>
--	--

[illegible]

در دامن کفتم و سحرای چمن و دشت شد
 سخن از غرض میل بر آن ندان آید
 بکسان باد و گل سفت شاد شد
 خون آتش ز گریه چمن حاشاک چکید
 این می خنجر نه نشسته اندک چکید
 چو شمشیر گریه از جگر تاک چکید

در دامن کفتم و سحرای چمن و دشت شد
 سخن از غرض میل بر آن ندان آید
 بکسان باد و گل سفت شاد شد
 خون آتش ز گریه چمن حاشاک چکید
 این می خنجر نه نشسته اندک چکید
 چو شمشیر گریه از جگر تاک چکید

در دامن کفتم و سحرای چمن و دشت شد
 سخن از غرض میل بر آن ندان آید
 بکسان باد و گل سفت شاد شد
 خون آتش ز گریه چمن حاشاک چکید
 این می خنجر نه نشسته اندک چکید
 چو شمشیر گریه از جگر تاک چکید

در دامن کفتم و سحرای چمن و دشت شد
 سخن از غرض میل بر آن ندان آید
 بکسان باد و گل سفت شاد شد
 خون آتش ز گریه چمن حاشاک چکید
 این می خنجر نه نشسته اندک چکید
 چو شمشیر گریه از جگر تاک چکید

در دامن کفتم و سحرای چمن و دشت شد
 سخن از غرض میل بر آن ندان آید
 بکسان باد و گل سفت شاد شد
 خون آتش ز گریه چمن حاشاک چکید
 این می خنجر نه نشسته اندک چکید
 چو شمشیر گریه از جگر تاک چکید

در دامن کفتم و سحرای چمن و دشت شد
 سخن از غرض میل بر آن ندان آید
 بکسان باد و گل سفت شاد شد
 خون آتش ز گریه چمن حاشاک چکید
 این می خنجر نه نشسته اندک چکید
 چو شمشیر گریه از جگر تاک چکید

در دامن کفتم و سحرای چمن و دشت شد
 سخن از غرض میل بر آن ندان آید
 بکسان باد و گل سفت شاد شد
 خون آتش ز گریه چمن حاشاک چکید
 این می خنجر نه نشسته اندک چکید
 چو شمشیر گریه از جگر تاک چکید

سیر زیم اوجانی دست یکن شود
 چو شرف خرم نهان در تیغ قابل میشود
 خوشی خویش میباید ز فیض خامشی
 همچو بخت بسته در کام زبان دل میشود
 گریه خاکساران بسکه خاک کرده است
 بر کنایه موج این سیاحت عمل میشود
 قدیم گوی تو سختی کشان و تلک اند
 دیگر که ناله زار کند فاش آتش سنگ اند
 داشت تو تک مشرب که غم تن است
 که شیشه باجو در انداختی هم سنگ اند
 طعنه صورت ما بر تن شکست و در
 و گردید در حرم خانه را و یک سنگ اند
 شکر بیان دل با رحم در فعل دارند
 بیان باز برون اعلی زور و سنگ اند
 از پی بر شود از دم این سخن در یاب
 و گرد آید و آب زاده سنگ اند
 نظامی ای شمر تو نال شکوه کن
 کوچه تکان همه بر شکست خود سنگ اند
 نه میروست شرار محبت رندان
 که گرد آب نشیند آتش سنگ اند
 فریب آینه رویان روزگار خور
 صفای چهره نمایان در نهان سنگ اند

البشاه عادل با از سلسله
 ز عشق تو گل و عسل همیشه در جنگ اند

چشم به دنیا بروی آن صنم و میشود
 چشم به آینه چون مرغان بهم و میشود
 دل ز بهائی درون سینه گویا میشود
 غنچه به از طبعیدن عاقبت و میشود
 بسکند ایچا جان هر کس که میشود
 طفل که ناله دیده می گوید میچا میشود
 بسته جا در سینه های متارنگ کردید
 گرد آتش می سخته که مینا میشود
 اوج عزت با تقربان سیر افتادگی
 بر که خود را از فلک انداخت بر پای میشود
 منتهی آتش دارد ناسا که دوست
 آب اگر در جام ما ریخت صبا می شود

عشق ابله که ناز تو باوس نبود
 در نه شهبان خود جز لبافسوس نبود

این کلام را در کتاب...
 در نه شهبان خود جز لبافسوس نبود

شب که خوشی از جهان محو خیالت بودند
 تنهای سوختن را که در کمانوس بود
 آن ششم کرد محله زرگس کافسره
 که کجی زانه پت در دل نانو س بود
 اول از خود میزد و چون حسن او را جود کرد باید
 بود از که رتی آن جهان تاریکی بر مرم
 محبت جود دارد کبلی رنگی بود رنگش
 نیکو بد کسی با دیده ام پیغام دیدارش
 هر کجا آن چشم میگون آنجن را شود
 در آن چشم بایع عاقلی کرد اشود
 کرده و یاد که ام با روز و شب بایع است
 نشانی و شمع گشته کرد در دماغ
 این شورشاید که برای غنم مضمون گشته را
 شیب از پست دماغ بلبلان بر پشور بود
 برید شلم بخود شید از فانی بختین
 نیک از روی نگاهش نیکه نشینک
 جلوه حسن محبت داد تحسین هم است
 و ملل امل تعدی است فاعل آن نگاه باشد
 حسن یار از برده شوم نمایان میشود
 بیکد از زنگ گل از شرم میزد بجا
 سقیم از شومخی الفاظ عریان میشود
 چون باغ آنی چنین یک چشم گریان میشود

۱۰۰ و ۱۰۱

<p>چون می آید که میزد و نفس در رجا در عمارت کعبه من شمع نهان میشود</p>	<p>چون می آید که میزد و نفس در رجا در عمارت کعبه من شمع نهان میشود</p>
<p>چون نماند آن چنان که دل بستند تو به کار نفس باز پسین شوی و آن سنی و محال است که از خود روی بی نماند آن که زلی برکی خود سپردند بیاصلان که خانه بسیار دل و اند گردون به نیم قطره مروت بپسند تا زین قدر به نیست دنیا را بهر دست دیگر زار سالی امید ما پیرس</p>	<p>چون نماند آن چنان که دل بستند تو به کار نفس باز پسین شوی و آن سنی و محال است که از خود روی بی نماند آن که زلی برکی خود سپردند بیاصلان که خانه بسیار دل و اند گردون به نیم قطره مروت بپسند تا زین قدر به نیست دنیا را بهر دست دیگر زار سالی امید ما پیرس</p>
<p>چون نماند آن چنان که دل بستند تو به کار نفس باز پسین شوی و آن سنی و محال است که از خود روی بی نماند آن که زلی برکی خود سپردند بیاصلان که خانه بسیار دل و اند گردون به نیم قطره مروت بپسند تا زین قدر به نیست دنیا را بهر دست دیگر زار سالی امید ما پیرس</p>	<p>چون نماند آن چنان که دل بستند تو به کار نفس باز پسین شوی و آن سنی و محال است که از خود روی بی نماند آن که زلی برکی خود سپردند بیاصلان که خانه بسیار دل و اند گردون به نیم قطره مروت بپسند تا زین قدر به نیست دنیا را بهر دست دیگر زار سالی امید ما پیرس</p>
<p>چون نماند آن چنان که دل بستند تو به کار نفس باز پسین شوی و آن سنی و محال است که از خود روی بی نماند آن که زلی برکی خود سپردند بیاصلان که خانه بسیار دل و اند گردون به نیم قطره مروت بپسند تا زین قدر به نیست دنیا را بهر دست دیگر زار سالی امید ما پیرس</p>	<p>چون نماند آن چنان که دل بستند تو به کار نفس باز پسین شوی و آن سنی و محال است که از خود روی بی نماند آن که زلی برکی خود سپردند بیاصلان که خانه بسیار دل و اند گردون به نیم قطره مروت بپسند تا زین قدر به نیست دنیا را بهر دست دیگر زار سالی امید ما پیرس</p>

این شعر در کتاب...

این شعر در کتاب...

این شعر در کتاب...

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

<p> شور بر دستم عشق جهان چو شد شیشه ای دل آلب که شکسته تباران می طبلد بر آینه جوی طوطی در نفس عشق آید که از قاصد عالمی چو شد </p>	<p> خاموشی پروه بر انداخته بیان پند در میان خون رنگیدان پند آن نکر که کجا خنده زنان پند حسن ربی است که از خلوت جن پند </p>
--	---

خجالتی است که در گفتگو نمی آید
 رنگ شعله کجواله گره خود گرد م
 راحت دل شتاق از آن نگاه بدون
 حجاب شکسته کاسه سر دریا

حسن چون در جلوه آید عشق با محو شود
چون بقصد صید اربوبی کما نشیمن شود
مستی نازک شود و فخره از الفاظ
و ان غوش از چون بایه اختیار مرسد
قطره ای خونم از شوق شما دشت سپید
استخوانم خاک شما با جواهر از یکان شود

نیستم آورده از حرف سخن نهان علی
ناخن و خاکیها از سینه خارم می کشد

مرا ترک طلبی سپرای صاحتی که می شد
 بیایا ای آرزوی نشانی که مانع بیدار شد
 جو که بکند گدایی را برگون شد تا نشانی
 که گداورن سرخ خشک از خوار می شد

ولم

۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰

عشق از پرده برون آمد و از زم داد
 به نیاز آمده بودم چنین نازم داد
 که بپندید کسب بر یکم آوار شود
 دیگر اگر از سرش شوند از دل بانی رنگ اند
 که به بود ویران کن که درین ره سنگ اند
 نیزه بانان فغانم به ملک رنگ اند
 که بپا خن جوشن چون صبح مناسبت نام شد
 که شد از دیده ام پنهان دل آشتی نام شد
 که شد ماله در رخسار این صحرای نام شد

عشق از پرده برون آمد و از زم داد
 به نیاز آمده بودم چنین نازم داد
 که بپندید کسب بر یکم آوار شود
 دیگر اگر از سرش شوند از دل بانی رنگ اند
 که به بود ویران کن که درین ره سنگ اند
 نیزه بانان فغانم به ملک رنگ اند
 که بپا خن جوشن چون صبح مناسبت نام شد
 که شد از دیده ام پنهان دل آشتی نام شد
 که شد ماله در رخسار این صحرای نام شد

نامه چرا آتش در د ببرد از د بد
 ساقی از طر نه ملاست و گان وقت
 آنهایی که دلم مشرق کیمیا کی او
 چنان صد کوه ز جایش در آواز د بد
 قدیمی چند گویند به غم ساز د بد
 اصنافی آینه چون صبح به پرد از د بد

چشم از دل پرد زه نمایان کردند
 جاده راه محبت که دم شمشیر است
 سوز دل کم نشد از عده فراموشی
 انقدر صبح نبودم که پریشان کردند
 نفس سوخته بود که پنهان کردند
 همچو شمع نیک دیده گریان کردند

لبیک لب ز جایش چشم قطره بار بود
 از تو در زیر فلک ساعه عشرت نه بود
 جرم بخشیدن از انین و فاسی آید
 رحم دل چنگل آموخت که غم ساز بود
 هر که با با ستمه کرد همان ناز تو بود
 فغان اهل محبت همه از ساز تو بود

به نیاز آمده بودم چنین نازم داد
 که بپندید کسب بر یکم آوار شود
 دیگر اگر از سرش شوند از دل بانی رنگ اند
 که به بود ویران کن که درین ره سنگ اند
 نیزه بانان فغانم به ملک رنگ اند
 که بپا خن جوشن چون صبح مناسبت نام شد
 که شد از دیده ام پنهان دل آشتی نام شد
 که شد ماله در رخسار این صحرای نام شد

در این صحنه
 در این صحنه

این صحنه را در این صحنه
 در این صحنه را در این صحنه

<p>نفس گرفت و خوابان ملائمت کردند چو گل زخنده عشرت بهین هم بود حرف شمع گناه هم اجل نمیشد گردد</p>	<p>فیر بایه شور قیامت هم کردند که باره باره بر خشمند انهم کردند چه شد که خاتمه نذر سلامت کردند</p>
<p>تا تو رفتی از گلستان سر و گل شید نشدند مونس کافر نمیدانند قدر یک در فیض را باب عالم را بر میسر</p>	<p>از نالان گریه بودا من صحرای شدند این بریزانان از قید یک بینا شدند عارفان چون می گان بدین عالم نشاند</p>
<p>سینه ام بپوشیدم غلغلار از آید در هر کس بگری ساعی بخت آید چشمم گرفت بودم دانه و در خشم و در غم بپوشیدم آنگون که چه شد بجز شد بپوشیدم چون بپوشیدم این که بپوشیدم از این بپوشیدم</p>	<p>از غم ز سر گشتن ای کار از آید کبش آید گشتن و گسار از آید برین گزینم و داخشته خود را از آید و با بی نگاه کردنش هم سیاست را چه شد مورچه ای انداختند و سنگ را چه شد ای خدای باد بانی به سیاست را چه شد</p>
<p>شید حسن تو کلام علی طور دارد بعد زخم جدائی بتلاشتم نداستم از لذت بایردن لذتی دار نشیدانی</p>	<p>سیر انشتی بگوشت در بنزل نور دارد که شمد دوستی و غم در نمان نور دارد و گز سایه این ناکم انور دارد</p>
<p>ببینم می شکند آه چون بلند شود طالع خرد و لذت نصیب نکس شد</p>	<p>از بی و تاب خود این برق در کند شود سر خراغ باد از خس بلند شود</p>

[illegible]

[illegible]

اسکی بکری شود دل محفل نشینان تنگدست بود
بزرگترین اجنبست مار عاقبت کس کمال
بارو ببار یعنی تا بدول آذوگان
پرم بی بذر از بدو از طیلانم نموس باشد
لایم میشود دل احسن صفای دل شود پدید
دل در آرزو کس سر را چو خون گردد پدید
کوچک آن باز غم چاک گریه بانی چندی
چاکه دل در خون نشسته من نه پاست
با و پروانه و بلبل هم شب جمیع
دو تن در خلوت در اجام سرورند و اند
وضع نمکین خنجر محسوس این راه نمود
خوبان ز غم غم غصه بجا تم دادند
از فراغ دلم جهان چسپه راغان کردند
گر چنین شو جزین تا توان فریادم کنند
آشیان گم کرده چون من گرفتار شد ساج
تقصیر شد و بر خجی پاره آخست شد
لذت لشته یافت بمانجشید مگر

سمع و قانونان چو نیک بود
 چنگیهای شمر و شیشه سنگ بود
 از ترا که عکس آنکس از نگ بود
 و چو بای خار خار سینه نقشش بود
 بسین آینه داغ از گرمی بر آفتاب
 درون سینه ام چون به صبح آفتاب
 بر اسیران بستانم در زبانی چند
 دارد این غنچه در آغوش گستانی چند
 چشمم دور که به چشم بستانم چو
 و هرگز ز زبان من نگوشم داور
 نفسش بدوی کرد که خوشم دلور
 و در ظلمت شب آب حیاتم دادند
 بر عالم دیدار بر اتم داوود
 و لبم کل غمی چشمم پر زدم کند
 شخصم چو من یقینم که از دم کشته
 و هر چه جالبه دارد که عیار آتش
 صبر کرده که باده خار آتش

[The page contains dense handwritten Persian script.]

پیشتر گردن سفر از خیمه نشین در لاله زار
صلح کن با بزمی از کینه شل این شیدین
شیشته گردن ز صهبای و تاتسی است

ایضا
کرد و سستی می نماند که بر این بسیار
سنگین است که بیرون نمی آید و بسیار
می توان خود کرد چون گرداب را رخ خار

[illegible]

آنرا ایستاد عت کن بنان سوشتم
 بخت آیین تواضع در بزرگان جهان
 دور دور اعتبار مرد مباد نشست
 آخر شب مبرون آید از شهر گام نشین
 در تنگدانی که اکسب استخوان سوزد است
 از زبان نگوئه ماسکه میریزد علی
 خوش آمدی که نشاء غنوه شد بیدار
 بهار تنیته آید رگ طلبدین دل
 چه حشر کردیم که ریخت گردش
 افعی بخان حقایق نشان بسیار کسب امد
 اباغ و شام و سانی که شش فرختم به چهار
 ای نشان حیدری ز جبین تو آشکار
 دشمن کش جهانی و یکدوست برادر
 تسخیر دوستان آئینه نمود
 مرغ دلم به نیم نگه سید کرده
 برسم که دل بوی فراق خنود شود
 یاران چند و فن خود عشقی خوانند
 ناصر علی زانو خود را در ریس
 ردیف زای مجسمه
 بار از اعوش وان بچند و درم بنود
 سن زانی که بکوه اوی خرابم کرد
 همه بختی سانی برسم و محمود هنوز
 میکند کاشانه ز گنبد آتش لورم هنوز

شوی بپوشید بار از سپیدین که خون
 شیشه خالفت از دستم بیدارم چه شد
 نیست بیز که بر مغزگان چشم سفید
 باد بپایه ریزه از جام من است
 آسمان داد و امان قیامت شد تمام
 نیست بیرون بکشای از قصه طاق عشق
 نقش حنی خانه بود از شکستن بسته اند
 زاید از چیدن گل از حسن خیانت
 چاکه پیرامن نسیم پاک من می خور
 دشت باله دفتر از کتاب جسم یافته تر
 در سفر چند چون بر یکدیگر می گذشت
 علم نشاند چه شد از موم و آتش که ام
 سر نه بماند در تاریکی بخت خودم
 رفت گرد سایه از فرزند جان سید صبح

و اما ای شام که کین از بیمم بر رخسار شده
 صبح هستی باغچه بر شید و دل لاله منور
 برین در بر من زخم است و اندام من
 طرز رفتارندش ز نماشا کرد و رفت
 شوی از گردش چشم سپاسم و یاد است

و اما ای شام که کین از بیمم بر رخسار شده
 جامه بر بالای هم داروی عیانی منور
 علم رسمی خوانده بسیار نادانی منور

و اما ای شام که کین از بیمم بر رخسار شده
 جامه بر بالای هم داروی عیانی منور
 علم رسمی خوانده بسیار نادانی منور

و اما ای شام که کین از بیمم بر رخسار شده
 جامه بر بالای هم داروی عیانی منور
 علم رسمی خوانده بسیار نادانی منور

و اما ای شام که کین از بیمم بر رخسار شده
 جامه بر بالای هم داروی عیانی منور
 علم رسمی خوانده بسیار نادانی منور

و اما ای شام که کین از بیمم بر رخسار شده
 جامه بر بالای هم داروی عیانی منور
 علم رسمی خوانده بسیار نادانی منور

کتابخانه ملی ایران
تاریخ ثبت: ۱۳۰۲
شماره ثبت: ۱۰۰۰

خوشتر زندی جدا گردیدن از خوف نامشستر	دور عالم اگر خود بر هم چید دست اشستر
عرق شد تو شمع از خجالتها چشمت این	بر محفل که باشد خوشه تا گشت دلاشستر
برو آمد دل از سیر در کاین خلوت آرایان	سر و دیری که چو شد از لب بیکاناشستر
میرش از غلبه رفا گشتانی که من دارم	خطی نی است بر خوار خوان بکلاشستر
نفس نذر فنا کردم غبار کوسه او رستم	
علی تالاب تنی کردم ز بس کردم زمین بشستر	
لافت لبیکه میساید که بر تیغ چشمت	چو برگ گل ز رنگین گود و پاکشستر
بودم قطره کتوب من چشمم همانکافی	سواد بدیده مشتاق کردم مهرشستر
چشمه شسته نامی لا اذرا نمکین نمیداند	که از ما و نفسهای بر دنا آسان پیش
دو جوری کرده اثبات خوابستی خود را	چو برین از جستن چینی شود معلوم پیش
علی از اضطرارم کام دل حاصل نمے گردد	
خطا شد بارم از بغیر اری ای من ترش	
چه حاجت سر بران فراغش گمانش	که از پیش طبعین صید بسببشستر
دران چو که شوم خیمه کند سرگرم نخچیرش	که از پیش چو خوش فرخ صید رابشستر
حدیث شود دل با نیست بر خود نامه دیگر	خون شعله کردم بر پروانه تحسیرش
بدل غیر از خیالش چه آید محمے گردد	اگر درانه خوانی دید بسیارشستر
رمانی نیست مارا هرگز از قید طبعید رها	که طوف کردن باشد چو بای زخم شمشیرش
دل که از نام بنیاد زندان از طبعین کند	مگر اوج و نایب که نم چون برق نخچیرش
دیگر	
دوران چو که شد با نیست غیرت شمشیرش	نمی کردند قابله با غزالان چو زه گیش

کتابخانه ملی ایران
تاریخ ثبت: ۱۳۰۲
شماره ثبت: ۱۰۰۰

کتابخانه ملی ایران
تاریخ ثبت: ۱۳۰۲
شماره ثبت: ۱۰۰۰

[illegible]

در این کتاب که در این روزگار از دسترس است و در این کتاب که در این روزگار از دسترس است و در این کتاب که در این روزگار از دسترس است

روایت لایم	
از چهرت جمال تو ای آرندوی گل	دیده بر کس آینه شبنم بر روی گل
چون کاروان ناله لیلی روان شود	شبنم فغان کند جوهر سن رنگارنگی گل
بلیکم نو بهار کند ترک کس آستان	آتش فروز خانه خرابیت سوری گل
از شسته سر شک دل خاک رو ختم	اگر دم به بار نباشد شبنم بر روی گل
از این کتاب که در این روزگار از دسترس است	
در تپه بیک سبزه تو نفس سبزه بر روی گل	اوله چون لاله ادا نموده پیدای روی گل
گم کرده گل فکر نواز سبزه خوش با	سرخ چین نهاله کند صفت و جوی گل
روایه شدن زویش به خط چنان	اگر هم گشت سلسله شمع و لوی گل
امروز عکسش در آینه و پید	نا کرده عارضت عز از ناز و دی گل
سبزه رنگ سبزه سبزه در تن گل	از رنگین گردن و رخسار پیلان گل
وقت با هم حریف بودم گل را و ریاب	سبز گردن سبزه بر خاسته از زلف گل
سبزه سبزه سبزه سبزه سبزه سبزه	شعله چو زبانه دیویم شبنم گل
کینه سبزه سبزه سبزه سبزه سبزه	این آینه رنگارنگ روان کن به نعل گل
سبزه سبزه سبزه سبزه سبزه سبزه	در سبزه سبزه سبزه سبزه سبزه گل
از جوهرش ناله آینه سبزه سبزه سبزه	
سبزه سبزه سبزه سبزه سبزه سبزه	
روایت لایم	
از سبزه در میان عالم از قفس سبزه	چراغی که در سبزه سبزه سبزه
از سبزه در میان عالم از قفس سبزه	چراغی که در سبزه سبزه سبزه

در این کتاب که در این روزگار از دسترس است و در این کتاب که در این روزگار از دسترس است و در این کتاب که در این روزگار از دسترس است

در این کتاب که در این روزگار از دسترس است و در این کتاب که در این روزگار از دسترس است و در این کتاب که در این روزگار از دسترس است

درمان غم از زهره الماس بر کردم
چنان از صفتش بیاورم که تمام قدم برداشتم
دلم افروخته از عشق دایم تازه میخورم
کوتاه تر نسازم لب شراب خندی باید
برنگ شعله چراغی که خود گردم
هنوزم از کوه قاتل اندکی باقی

این نیکوای بی غش کنیدی که دارم
بهرش از صفتش بیاورم که تمام قدم برداشتم
گل از باغ آتش با چیدن آرزو دارم
عرق از آتش دوزخ کشیدن آرزو دارم
چو رفتی از راه خود بالا دوید آرزو دارم
چو رفتی غم بسبیل کشیدن آرزو دارم

درین دریا علی چون موج بیتی می خواهم کرد
که در کام نشکلی آرمیدن آرزو دارم

حسن خلق توان بخت رنگ کس خیرم
خدا که ما را نفس در دل کشد بخت
ز خار خار محبت در گره می پری
حریف و خستندگی مصور نیست
فلک بچشم دریا می غبار می نیست

خطبه غزل از کفاری نریب در برم
کعبان بدست پنهان در دل غم برم
سکه در فکر دامن او فرو رخم بخت
در گلستان قناعت بی نیازم کرده اند
سکه عشقت خوش باشد بدهد گریان را

شورش می افتاد و شور و آه میسرا
رخسار از چشمت چوین گم پیاورم

درمان غم از زهره الماس بر کردم
چنان از صفتش بیاورم که تمام قدم برداشتم
دلم افروخته از عشق دایم تازه میخورم
کوتاه تر نسازم لب شراب خندی باید
برنگ شعله چراغی که خود گردم
هنوزم از کوه قاتل اندکی باقی
این نیکوای بی غش کنیدی که دارم
بهرش از صفتش بیاورم که تمام قدم برداشتم
گل از باغ آتش با چیدن آرزو دارم
عرق از آتش دوزخ کشیدن آرزو دارم
چو رفتی از راه خود بالا دوید آرزو دارم
چو رفتی غم بسبیل کشیدن آرزو دارم
درین دریا علی چون موج بیتی می خواهم کرد
که در کام نشکلی آرمیدن آرزو دارم
حسن خلق توان بخت رنگ کس خیرم
خدا که ما را نفس در دل کشد بخت
ز خار خار محبت در گره می پری
حریف و خستندگی مصور نیست
فلک بچشم دریا می غبار می نیست
خطبه غزل از کفاری نریب در برم
کعبان بدست پنهان در دل غم برم
سکه در فکر دامن او فرو رخم بخت
در گلستان قناعت بی نیازم کرده اند
سکه عشقت خوش باشد بدهد گریان را
شورش می افتاد و شور و آه میسرا
رخسار از چشمت چوین گم پیاورم

از تو زنی که در دلم آه میسرا
شورش می افتاد و شور و آه میسرا
رخسار از چشمت چوین گم پیاورم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

طریق نری جلوه چشم بر می با من کند
بهر نخل شمع باشد سوختن اندیشه ام
در زهر افرودم از سنگ عجبی و ز کار
صحت فرادش برین رادل آسوده دراد
با نثر دم بسکه در خاک تناعت به نخل
رو کار از بسکه زد سنگ جهانها نمر
چاک غریب کرده تعمیر دل و پیرایه ام
روشنی گم شود در ظلمت کاشانه ام
در دایع لوسه جانم بر لب جانانه ماند
سحر در دایره رنگگون نمایان میشود
شعله آه از طلیس بر می فروزه بان

انقدر دیوانه سرو قیابوش تو ام
زین آتش شیشه ای که نوشدیش ام
جو بر آینه شد آخر شکست شیشه ام
میشود افسانه خوانش صدای شیشه ام
قسمت آبی که شد فرو می رود در آبش ام
از شکست خوشتر بخون غنچه شد شیشه ام
چون گدازیده در گرد قهوه ای دانه ام
سبب حال هر روزگی چراغ خانه ام
پشد آخر پل آب بیا بماند ام
نیمه عمارت بخان خلعت آساید ام
شعب سبز رود نفس شگونی پروانه ام

چون قند پخته باغذشتی دارم علی
بسکه ای که بپزاید خواسته در رو پخته ام

چین کونست دل پاره پاره ام
عمری گذشت و نیم گنج می کشم
ذرات این جهان به غورشید من بیند
قربانی نگاه تو قصید می کشد
حسن از نظر گذشت و نظر را خبر نشد
عادل شد از حقیقت احمد را می پرسد

خون شفق چو کبکد ز چشم ستاره ام
تا آشنای روح تو باشد نظاره ام
داری نظر بین جگر عشق پاره ام
گلچین بیا، بین که سری یقین پاره ام
تا چشم و آگهی دهم بنی حکاره ام
تقدیر آفتاب و لکین ستاره ام

بنگلی میجدد بن سبکدوی در عفتنایم

کرم پون لای پرو و سوتیر خالی سیکند خای

<p>طوق نری جلوه چشم بری با من کند بخت نخل شمع باشد سوختن اندیشه ام در بهر از فردم از سنگ هفتای روزگار محنت فزاید شیرین را دل آسوده داد با مشردم بسکه در خاک فدا عت به نخل روزگار از بسکه زد سنگ جهانها نرا خاک غریب کرده تعمیر دل ویرانه ام روشنی که بشود در ظلمت کاشانه ام در دایه بوسه جانم بر لب جانانه ماند سحر و دانه از ماده گلگون نمایان بشود شعله آه از طیش با منی که در دیده مانده</p>	<p>انقدر دیوانه سرو قبا پوش تو ام رزق آتش شود آبی که نشد نشه ام جوهر آینه شد از شکست نشه ام پیشو در آینه خویش صدای نشه ام قسمی آبی که شد فو می و دور بر نشه ام از شکست خویش چون نشه نشه ام دل چون گلابیده در گرد پی ویرانه ام سبب حال چه بود زنگی چراغ خانه ام بر شد آخر لب آب با جانانه ام شمع در تار پنهان ظلمت کاشانه ام شمع میزد در نفس از شرفی پروانه ام</p>
<p>چون فلند پیشه با خود شتی دارم علی بسکه پای سبیلها خوابیده در ویرانه ام</p>	<p>چون شفق حکید و چشم ستاره ام آتشانی روح تو باشد نظار ام داری نظر بین جگر عشق باره ام گلچین بیا به بین که سری بقی باره ام تا چشم و آکنی در بینی حکاره ام گفتند آفتاب و لکین ستاره ام</p>
<p>چون که بر سر سبزه ای در ویرانه ام بخت نخل شمع باشد سوختن اندیشه ام در بهر از فردم از سنگ هفتای روزگار محنت فزاید شیرین را دل آسوده داد با مشردم بسکه در خاک فدا عت به نخل روزگار از بسکه زد سنگ جهانها نرا خاک غریب کرده تعمیر دل ویرانه ام روشنی که بشود در ظلمت کاشانه ام در دایه بوسه جانم بر لب جانانه ماند سحر و دانه از ماده گلگون نمایان بشود شعله آه از طیش با منی که در دیده مانده</p>	<p>چون شفق حکید و چشم ستاره ام آتشانی روح تو باشد نظار ام داری نظر بین جگر عشق باره ام گلچین بیا به بین که سری بقی باره ام تا چشم و آکنی در بینی حکاره ام گفتند آفتاب و لکین ستاره ام</p>

خجالی دو جهان گردی از وجود نیست	هر گز ده که حشرم کند ممتنازم
قبول عاریت و هر سده را هم نیست	
علی بنوخا ادراک خویش میبنازم	
درد مندم سر از خواب عدم برداشتم	پنجه بر دایم جگر به شیر آورد شستم
زرق یکیا سوز چون شمع سترابی من	ناکلف پاسخت از داغی که سر برداشتم
تا شدم جو تا شایت ندیدم غریبش را	ندلی آید دل در برابر برداشتم
یاد آن سوختی که کتوم بغیر از دل نبود	استخوان سینه چون بالی کتو برداشتم
تا اقلیم بر گری زد که دامان چشم	آهی از درگان آه بر سر سگون برداشتم
ولم	
چرخ جاک ز من برود و هر چه آسمانی هم	عبارت از صبر خایه بر قصد معانی هم
بسنه جابه میگردد زانکه از گامین	فدایت چشم بینا دیده و نایب معانی هم
شیرابی را که می آرند از چشمه کور	با گردان اهل با و آب رنگانی هم
نمیدانم چه لذت میدیدم خون شهیدم	سیر بدین مظلومان به پیر با جوانی هم
نمیدانم غضب گل کوه بر قبل کیمی آلی	شوق میر و وار و دیو رنگه آسمانی هم
علی بر باد شکر الله خان دوستی این غزل گفتم	
ز شوقش کافشانی می نمایم جافشانی هم	
ولم	
چنین دانشوری در عالم امکان نمیداند	اکمال بر اول میباید نانوایی هم
بهین در معنی او تابستی است ناگرمی	نگارین خایه از رنگ رابینی و نالی هم
مخوش ای پاسبان دین جان مرا و دم عالم	که شامان بیشترند آیین شبانی هم
اگر احاطت که عزت بشود در حال خود باشد	برو و جدایی از تو دور و نه زبانی هم

۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

این غزل که بکار این زمین فتم	ای صیاد من صورت دمی نمود
وله	وله
صدحین دادم بگارت ناگلی بجز زدم جز سبزه ای غنای غنای طهارت در زدم شعله ام بختورم اند غوطه در آواز زدم	استحباب از دفتر عالم دل ابر زدم بزم وحدت بود چون کینه غلو نگاه زدم شوختم خیزد از زمین بر چرخ دل نماند
بالطریق پیشخ خود رندان سرگردم علی	ناکاک سبزه گردانند من ساعس زدم
خویشگان شانه گیسو سیلاب دوارم سستم سحر سحر ایامی حدیث زدم ایک مرد یک چرخه نوست زنگارم ایکیر دند از خواب عدم ایام زدم	خوابی جلوه پیر گوشه دیرانه دارم شکلان بشنیدم چشم بآب بیاو آمد چشم کم منبت سبزه اهل معنی را شدم غافل از این معطر ای که بیدارم
وله	وله
بگارت بید چون بوی میانه خوشتم کنده حدی بشنید چون آینه ردوشتم اردم میکرد چون چینه پیر این خوشتم شکارم کرده ظالم کن از دل فراموشتم	حارم میکرد از دی حرامت برو خوشتم بخلت حالی دیدم که عالم شد فراموشتم چرخه خوشتم شوق غریبی غمیدارم شبه شوق برقرار بختن خوبه دارم
وله	ای غنای ادین برقرار بختن آ
شرف فلان بوی چون بوی زخم دلم بنوان از سبزه شیر کردن بسکلم بقی را در لاله میبارد شکوه حاکم	لکه بیدارم نمود از جوش تنه قاتلم بس بوی یکیش ایدی بار قاتلم بجام روی بر خور ظم ندارد بزرگوار

این غزل که بکار این زمین فتم
ای صیاد من صورت دمی نمود
صدحین دادم بگارت ناگلی بجز زدم
جز سبزه ای غنای غنای طهارت در زدم
شعله ام بختورم اند غوطه در آواز زدم
استحباب از دفتر عالم دل ابر زدم
بزم وحدت بود چون کینه غلو نگاه زدم
شوختم خیزد از زمین بر چرخ دل نماند
بالطریق پیشخ خود رندان سرگردم علی
ناکاک سبزه گردانند من ساعس زدم
خویشگان شانه گیسو سیلاب دوارم
سستم سحر سحر ایامی حدیث زدم
ایک مرد یک چرخه نوست زنگارم
ایکیر دند از خواب عدم ایام زدم
خوابی جلوه پیر گوشه دیرانه دارم
شکلان بشنیدم چشم بآب بیاو آمد
چشم کم منبت سبزه اهل معنی را
شدم غافل از این معطر ای که بیدارم
وله
ای غنای ادین برقرار بختن آ
لکه بیدارم نمود از جوش تنه قاتلم
بس بوی یکیش ایدی بار قاتلم
بجام روی بر خور ظم ندارد بزرگوار

این غزل که بکار این زمین فتم
ای صیاد من صورت دمی نمود
صدحین دادم بگارت ناگلی بجز زدم
جز سبزه ای غنای غنای طهارت در زدم
شعله ام بختورم اند غوطه در آواز زدم
استحباب از دفتر عالم دل ابر زدم
بزم وحدت بود چون کینه غلو نگاه زدم
شوختم خیزد از زمین بر چرخ دل نماند
بالطریق پیشخ خود رندان سرگردم علی
ناکاک سبزه گردانند من ساعس زدم
خویشگان شانه گیسو سیلاب دوارم
سستم سحر سحر ایامی حدیث زدم
ایک مرد یک چرخه نوست زنگارم
ایکیر دند از خواب عدم ایام زدم
خوابی جلوه پیر گوشه دیرانه دارم
شکلان بشنیدم چشم بآب بیاو آمد
چشم کم منبت سبزه اهل معنی را
شدم غافل از این معطر ای که بیدارم
وله
ای غنای ادین برقرار بختن آ
لکه بیدارم نمود از جوش تنه قاتلم
بس بوی یکیش ایدی بار قاتلم
بجام روی بر خور ظم ندارد بزرگوار

اوله	
بر راه مستی دل ابرویش آشنا کردم	آتش گردیدم از خود روزی و خانه و کارم
محو طرحت او در من آلوده میخورد	گناهی را که از دستم نمی آید خطا کردم
دوله	
چون چرخ آفتابی پنهان پسینه دارم	روشن نبود جهانی که یک نفس برآرم
نگاهش ز پر حاکم نازک دسلی برآرم	میل زد از برای چون رویی غایبم
دوله	
آنچه از آتش آتشک میوزم	آتش نشسته قیصر من یک میانم
بزرگ شیشه نگی در بغل دارم	نفس میکشیم صد طایر من چاک میانم
دوله	
در نیاید دستگاه با دست نام خشم	بکدل بوستان ملک سیاه نام خشم
سکه ششم از وضع جهانی بی ثبات	شده نمان چون جوهر آینه مرگ نام خشم
دوله	
از سکه طلسم خفته نفس در دل تنگم	شد چون شکر کاغذ آتش زود و تنگم
وسعت بقعته دل سختی کش من سبب	در پسینه که گفته نفس من اندک تنگم
دوله	
چو بر بار فروخت شورشی ادا ده نام	چو موج از پس طغیتم بایده نام
نداشتم او تا شایسته که می آیم	ای چون نشان بیل نامه میخورد نام
دوله	
دل نداریم که ما پیشکش ناز کنیم	نفسی درین پسینه که آوار کنیم
چشم و آردن ما بقای نیست پسر	محو گردد و جهان پسینه اگر باز کنیم

در راه مستی دل ابرویش آشنا کردم
 آتش گردیدم از خود روزی و خانه و کارم
 محو طرحت او در من آلوده میخورد
 گناهی را که از دستم نمی آید خطا کردم
 چون چرخ آفتابی پنهان پسینه دارم
 روشن نبود جهانی که یک نفس برآرم
 نگاهش ز پر حاکم نازک دسلی برآرم
 میل زد از برای چون رویی غایبم
 آنچه از آتش آتشک میوزم
 آتش نشسته قیصر من یک میانم
 بزرگ شیشه نگی در بغل دارم
 نفس میکشیم صد طایر من چاک میانم
 در نیاید دستگاه با دست نام خشم
 بکدل بوستان ملک سیاه نام خشم
 سکه ششم از وضع جهانی بی ثبات
 شده نمان چون جوهر آینه مرگ نام خشم
 از سکه طلسم خفته نفس در دل تنگم
 شد چون شکر کاغذ آتش زود و تنگم
 وسعت بقعته دل سختی کش من سبب
 در پسینه که گفته نفس من اندک تنگم
 چو بر بار فروخت شورشی ادا ده نام
 چو موج از پس طغیتم بایده نام
 نداشتم او تا شایسته که می آیم
 ای چون نشان بیل نامه میخورد نام
 دل نداریم که ما پیشکش ناز کنیم
 نفسی درین پسینه که آوار کنیم
 چشم و آردن ما بقای نیست پسر
 محو گردد و جهان پسینه اگر باز کنیم

الا ای برهن طاقت نصیبی من رفتم اوله که ناکردن بت دیدم و از آشتین رفتم
 قدیم باز یاد دیدم ز راهش باز گردیدم اوله خود کاخی رسیدم شویخی پرواز گردیدم
 زایه بین چه نسیم که من دست شدم اوله هر چه ای که شتم رسید نیست شدم
 دل زندانی خود را با گردان او گرددم اوله نفس زده مرغی شتم زبان او گرددم
 در آتش کرده داغ پاسبی بندم اوله پروا و وس است در جگر سپندم
 دانه است چو طلا و وس ز با تا بسرم اوله نسیم پرواز از آتش سرخ زده با نایم
 استخوان حرف گذ از عشق شد در یکدم اوله اخگر ام تا که و لیکن اردو حاکم ترم
 بر بختی تعلی سخت دشوار است نسیم اوله ز کاغذ سرود چون صفت آینه نسیم
 چو نیازی پیشان دام را از بهر نسیم اوله جنبی کرده از بهر آینه نسیم
 خزان کرده میرود گل از باغی که در ارم اوله چراغ صبح روشن بکند دانه نسیم
 بیا ناصح علی زین باغ بیرون گشتی دارم اوله زهر سوجو در جوشش است و شمع روشنی دارم
 ملاک جلوه از خود بر بیان خویشم اوله چه چشم آینه دار رسیدن خویشم
 کافکس سوز نسبت در دلم افسرد نیست اوله چون می می در دلم کافکس نیست
 که ای غافل از راه زمان یا بر سر خاکم اوله زمین گردید گرد و آینه چشم نسیم
 از بس سید تیرش بر جان نالوا نم اوله چون نبد دانه شب جمیع بیکان در آفر
 سرگرد چشمن در سو شوق که روانم اوله دامن میان بر زده چون بده فغانم
 ز که شکلی سود اردو دیده در خونم اوله جو رنگی میرود از دیده آینه کلامم
 چه خفت آنکه من در کعبه در پیش منیم اوله ز خود را را کجا بینی که من غم منیم

[illegible]

شیرت آشنا گردیده ام ارباب عالم را
چشم تماشا چون شیر از سنگ میبرد
نظر جلوه مشهور و شایسته
چرخ غفلت گشت نفس آگاه میگردد
حیا از راز افروز بشود حسن عیون را
دماغ عرش جای ندارد هست مردان
ولی در ارم کرد در آینه عالم
نگار آینه دیدی بیداری گشت مظهر
تاکید و ارم کون و مکان خندید عالم
سیندی از آن بی لای چشم خونباری
خدا گیسو ز چشم بر آرد میگردد
آینه چرخ خدا نغمه کافری هستی دارد
آه پر کشید حساسان دوم هست بر آمد
شکست چینی دلها تماشا کونی داد
سخن بایکیز دارد که جان است نشان
خدا میساکان آسمان ارم بدین انوار

لایم جز زندگی از سر جان کردن
 نقابان قیون اند افشیده بر عیان کردن
 خورشید قدح پر گنج نذر باستان کردن
 بود آرام گزرا کشت خوابستان کردن
 عرق چهره داری میوان اوان کردن
 سمند و ایتی را میوانم ز پران کردن
 بنامد گرجان خود را و نام کس کجایان
 یابد آشتیلا بقدر ما بگدازان کردن
 علاج خود بچندین زخم و دیان کردن
 باو از دزد خوان از نظر زبان کردن
 اگر نه است سادار تو ان خرد را کردن
 اگر دل شناسد تو ان فکر نشان کردن
 عیار افشانی بالیبت سیرستان کردن
 توان زین کوچ بختن سیرستان کردن
 آن دولت توان تحصیل خودان کردن
 قنزل کو توان خواص این خاکدان کردن

سید و حم علی قدس پیر و عالم سید دانی
تواند از شکست زندگ سید آفتابان کردن

میتوان معلوم کرد از سادگی و صمیمیتی که
از پرده پندار نگاشته فلک یکباره داشت

سایه چو زلف و شمع آینه چو رخسار
چون خط زلف و گیسو زلف و رخسار
دو از آن در گشت چشم و نقش آینه

شهرت آید و بدام ارباب عالم را
 چشمه شادمانی شر از سنگ میبرد
 نظر خود را مشوق و شادمانی عالم را
 چو در آن غنچه گشت نفس آگاه میگردد
 چنانکه ازاده افزون بشود و حسن میوه را
 دماغ عرش میباید ندارد هست مردان
 و در ارم که در آینه عالم گنجینه
 که آینه دیدی بیدار یعنی گشت مطهرم
 که بر دل مردم کون و مکان خندید عالم
 سیند چو از آینه بی نیای چشم خون آری
 خدا که بر نفس است و بر اوست میگردد
 که آینه عین خدا گشته که از فرشتی دارد
 که بر کسیر احسان مردم هست بر آمد
 شکست چنینی دلها تا سازونی دارد
 سخن بآینه دارد که جان است شمشیر
 جز از آینه که آسمان ارم میرسد از من

سبک و هم علی قدر پر بالم سنه دانی
 توان از شکست رنگ سپهر آینه انان کردن

میفرای بسک و درم که در سرباهی من
 میتوان معلوم کرد از ساد و چسبای من
 از پر و پیکان که شکست یکمانه دشت

سایه چون در شربت است و از عین
 چون خط زینت از دل آینه سیاهی من
 دور از آن در گشت چشم و نفسان من

کو گاهی که گستان ترا سپید کند کسیت نابو حسبانند از خوشبختی لذت عشق لیسب دل به رحم تو باد	دو جهان یک گل عمارت عیالی تو می بر یکسیم شک به نهایی تو بیکر خالی مانیت شکر خالی تو
ظلم حسن رضا نره چون خدنگ تو آنی پنج پیش ازین چه شکایت کدی یک دل نازده است که خوش نکرده دیگر در خطراب دل خندگان پیرس با شکر کند ریم درین دور سبب ثبات	آه کسیت و جهان که باید چنگ اند هرگز صد انداشته یال خدنگ تو یار لب پند تو نشیند خدنگ تو شد بار با خطار دل با خدنگ تو روزی کنک حواله نایم هم بنگ تو
لیسب بر تو شتم کرد زک آرزو چاک جیب برق باشد بی نیاز از خوشتر شمع حرقی باز مان چرب میگردد	شد خطا پیشتیم ز امل بوج آید جانبه عیالی مانیت محتاج رفو کس که نقد بجز پروا نماند از تو
حذیه کو تا شوم از ترک سستی باوشاه عشق را یارب سباد او دل افرو راه هر که ادیدم ز رفت سستی آزرده است دام چو دار است نقشن یال بطاوس سر زشت باغ او از خواند شدن گرد هستی لیک از دامن فلشاند نام نوشه مردان بغیر از همت مردانه نیست	لشکر چون بوج در کج قناطر کلاه آتش رخ رشید آب برود شد و ظرف راه صبح نادم نه شود آینه آخر سیه سازگان را پیشو آرا لبت تناسک ستاره شهرت مای شود بخت سیاه بگذرد را نیکه آیم بهیچ از عینک نگاه شیر غریب ویده اینک گالی باشد ز راه

در این عالم که گویان ترا سپید کند
 کسیت نابو حسبانند از خوشبختی
 لذت عشق لیسب دل به رحم تو باد
 دو جهان یک گل عمارت عیالی تو
 می بر یکسیم شک به نهایی تو
 بیکر خالی مانیت شکر خالی تو
 ظلم حسن رضا نره چون خدنگ تو
 آنی پنج پیش ازین چه شکایت کدی
 یک دل نازده است که خوش نکرده
 دیگر در خطراب دل خندگان پیرس
 با شکر کند ریم درین دور سبب ثبات
 آه کسیت و جهان که باید چنگ اند
 هرگز صد انداشته یال خدنگ تو
 یار لب پند تو نشیند خدنگ تو
 شد بار با خطار دل با خدنگ تو
 روزی کنک حواله نایم هم بنگ تو
 شد خطا پیشتیم ز امل بوج آید
 جانبه عیالی مانیت محتاج رفو
 کس که نقد بجز پروا نماند از تو
 حذیه کو تا شوم از ترک سستی باوشاه
 عشق را یارب سباد او دل افرو راه
 هر که ادیدم ز رفت سستی آزرده است
 دام چو دار است نقشن یال بطاوس
 سر زشت باغ او از خواند شدن
 گرد هستی لیک از دامن فلشاند نام
 نوشه مردان بغیر از همت مردانه نیست
 در این عالم که گویان ترا سپید کند
 کسیت نابو حسبانند از خوشبختی
 لذت عشق لیسب دل به رحم تو باد
 دو جهان یک گل عمارت عیالی تو
 می بر یکسیم شک به نهایی تو
 بیکر خالی مانیت شکر خالی تو
 ظلم حسن رضا نره چون خدنگ تو
 آنی پنج پیش ازین چه شکایت کدی
 یک دل نازده است که خوش نکرده
 دیگر در خطراب دل خندگان پیرس
 با شکر کند ریم درین دور سبب ثبات
 آه کسیت و جهان که باید چنگ اند
 هرگز صد انداشته یال خدنگ تو
 یار لب پند تو نشیند خدنگ تو
 شد بار با خطار دل با خدنگ تو
 روزی کنک حواله نایم هم بنگ تو
 شد خطا پیشتیم ز امل بوج آید
 جانبه عیالی مانیت محتاج رفو
 کس که نقد بجز پروا نماند از تو
 حذیه کو تا شوم از ترک سستی باوشاه
 عشق را یارب سباد او دل افرو راه
 هر که ادیدم ز رفت سستی آزرده است
 دام چو دار است نقشن یال بطاوس
 سر زشت باغ او از خواند شدن
 گرد هستی لیک از دامن فلشاند نام
 نوشه مردان بغیر از همت مردانه نیست

<p>بهاست و از کرد و الایس میبوی</p>	<p>غبار رنگ را هیچ بر بهاست صافولی</p>
<p>این برین مرده طبعان</p>	<p>بیمایس سر سر می نموده</p>
<p>بروز بیکه دل نیست در عالم تماشای در آن وادی که اگر عشق خورشید عالم تا آنکه خاکشید یا خون الی انقدر دانه ز بهشتا و دولت مشرب باج میگردد همه عشق را دور ایا ممشه سانی نزد کرد گری آهنگ ساز نشنا پنهان</p>	<p>اگر از پیش صفای خود بود این قطره دریای ز نعلی که بود در سینه بر زره صحرای که شب سنگ پیروز و اضطراب عشق پنهانی که چون آینه ام الذهر بر صورت بیولای بود بخت سایه من یک آلوده صهبای در هر دو دم شاید صد ابرو خنجر و طعانی</p>
<p>از کلام عشاقی تران را بیامان میبوی استخوان یک نفر درشت غصه ام نموده در گریه زشتار جوان از تماشایت نماند ای جهان آواره شوقش ندانم جای تو نخون مشت و دل آسان بیدار است فیض این دولت بنام تو خدای نیست در کین حسی سهرابی تو میگردد و عالم او برین شهرم ز سقا بان آید بندگی</p>	<p>جمع کن رنگش در دل گلستان میبوی از سر سودا با گذر شهبان میبوی بیشتر و گلن با سین جگر خندان میبوی سبیل میگردد زمین بر طرازان میبوی چرخ گزنی خدمت سوز سیمان میبوی خدمت ما کن بر آرای خانان میبوی اگر درین جهان روزی چند مهلت میبوی نوش کن می که خضر صبا بامان میبوی</p>
<p>اندر کی ناصر علی سیمان بیست و هجری</p>	<p>آخر از فیض قلندر بهر شمع شمع شوی</p>
<p>اگر از مارم کنی آینه دار باشی</p>	<p>بر درم از خویش چند ای که بلی بدو شوی</p>

بهاست و از کرد و الایس میبوی
غبار رنگ را هیچ بر بهاست صافولی
این برین مرده طبعان
بیمایس سر سر می نموده
بروز بیکه دل نیست در عالم تماشای
در آن وادی که اگر عشق خورشید عالم
تا آنکه خاکشید یا خون الی انقدر دانه
ز بهشتا و دولت مشرب باج میگردد
همه عشق را دور ایا ممشه سانی
نزد کرد گری آهنگ ساز نشنا پنهان
اگر از پیش صفای خود بود این قطره دریای
ز نعلی که بود در سینه بر زره صحرای
که شب سنگ پیروز و اضطراب عشق پنهانی
که چون آینه ام الذهر بر صورت بیولای
بود بخت سایه من یک آلوده صهبای
در هر دو دم شاید صد ابرو خنجر و طعانی
از کلام عشاقی تران را بیامان میبوی
استخوان یک نفر درشت غصه ام نموده
در گریه زشتار جوان از تماشایت نماند
ای جهان آواره شوقش ندانم جای تو
نخون مشت و دل آسان بیدار است
فیض این دولت بنام تو خدای نیست
در کین حسی سهرابی تو میگردد و عالم
او برین شهرم ز سقا بان آید بندگی
اندر کی ناصر علی سیمان بیست و هجری
آخر از فیض قلندر بهر شمع شمع شوی
اگر از مارم کنی آینه دار باشی
بر درم از خویش چند ای که بلی بدو شوی

بهاست و از کرد و الایس میبوی
غبار رنگ را هیچ بر بهاست صافولی
این برین مرده طبعان
بیمایس سر سر می نموده
بروز بیکه دل نیست در عالم تماشای
در آن وادی که اگر عشق خورشید عالم
تا آنکه خاکشید یا خون الی انقدر دانه
ز بهشتا و دولت مشرب باج میگردد
همه عشق را دور ایا ممشه سانی
نزد کرد گری آهنگ ساز نشنا پنهان
اگر از پیش صفای خود بود این قطره دریای
ز نعلی که بود در سینه بر زره صحرای
که شب سنگ پیروز و اضطراب عشق پنهانی
که چون آینه ام الذهر بر صورت بیولای
بود بخت سایه من یک آلوده صهبای
در هر دو دم شاید صد ابرو خنجر و طعانی
از کلام عشاقی تران را بیامان میبوی
استخوان یک نفر درشت غصه ام نموده
در گریه زشتار جوان از تماشایت نماند
ای جهان آواره شوقش ندانم جای تو
نخون مشت و دل آسان بیدار است
فیض این دولت بنام تو خدای نیست
در کین حسی سهرابی تو میگردد و عالم
او برین شهرم ز سقا بان آید بندگی
اندر کی ناصر علی سیمان بیست و هجری
آخر از فیض قلندر بهر شمع شمع شوی
اگر از مارم کنی آینه دار باشی
بر درم از خویش چند ای که بلی بدو شوی

این کتاب در بیان معانی و اسرار کلمات و عبارات است که در کتب قدسیه و کتب معتبره آمده است و در این کتاب به بیان معانی و اسرار کلمات و عبارات پرداخته شده است و در این کتاب به بیان معانی و اسرار کلمات و عبارات پرداخته شده است

سبیل یک خانه خراب است تو هم میدانی پرده دیده چابست تو هم میدانی طاعت شکسته سببست تو هم میدانی اشک سبیل گلابست تو هم میدانی چشمی که گریه است تو هم میدانی	عشق چوین دل سحر کویرانی دارد رخ سپوشان ز من اشوخی که جبین دارد آبرو از در سیمانه طلب کن ز راه دروغ گل شده از عکس رخسار چشم گوهر معرفت از جوی سحر شکم نیزد
عرض حال آن خون توان کرد فوسه او گرم عتابست تو هم میدانی	
اینجا شکسته گداز سرش تو هم میدانی آنجا که دلهاست نهان در سبیل آخر چه بهتر از آن گفت در عذر سبیل	عشق در ره فقر و بیم پنداری از نیت تیر و مار دشمن سواد پنداری آنجا که هست او همدیار نه از کرد
اوله	
آنکه شست از خاک جوش ناپیشت پنداری کشاد این گره در اخس نیست پنداری سرگشت که سبیل از نیت پنداری سر بالا آسان که جلد زنجیر پنداری	علم شد تا لامر گرم شکست پنداری دل شکسته ای بیستان جنون دارد شدیم از حبای از نیت پنداری از نیت آن محرومی صلا می پنداری
اوله	
کوهان غنیمت زود دیدم کام از نیت پنداری سیه پیشرو آینه ما از نیت پنداری بیای نشو و نش از نیت پنداری	سخن را بر زبانیست نگه جزو امر پنداری دل برادر از نیت پنداری عیان از نیت پنداری
اوله	

این کتاب در بیان معانی و اسرار کلمات و عبارات است و در این کتاب به بیان معانی و اسرار کلمات و عبارات پرداخته شده است و در این کتاب به بیان معانی و اسرار کلمات و عبارات پرداخته شده است

این کتاب در بیان معانی و اسرار کلمات و عبارات است و در این کتاب به بیان معانی و اسرار کلمات و عبارات پرداخته شده است و در این کتاب به بیان معانی و اسرار کلمات و عبارات پرداخته شده است

چون خوش کرد که از اغیار باشد پستان خالی
 بستم کیرانی نماند از شش پیری
 ز ششهای منم نتوان ساختن را

چون خوش کرد که از اغیار باشد پستان خالی	بستم کیرانی نماند از شش پیری
ز ششهای منم نتوان ساختن را	

نهی آواره شوق دل و صبر کسبانی	کسب آواره شوق دل و صبر کسبانی
خاک به چشم منور از شوق و دیارت	که چون آینه شد بر زجرت جامیانی
دلت منحل که از رخ بر چه در سحر	که چون کی کند فریاد پر ششانی

بهای گشتن قدسی مکان چه بچوکی	ترا نشانی خودی آشنایان چه بچوکی
میخیزد دانه عالم است نه که عشق	تو در قلمرو دور زمان چه بچوکی
خوابیده دل کردی هستی تو نخواست	بگیرم که درین خاکه ان چه بچوکی

چون خوش کرد که زمان در خان درانی	بقدیرم که بدان نقاب کشانی
بشرفی تو خورال درین ختن نشنیدم	چه لوطی به بجای خود در دهم هانی
نیز از شکر بهارست شامه ان در گرا	تو کی کردی از عاقبتان رخ هانی

شبی در چرخان نیز آسمان نوری	سرا با طه کین بزم باشد دیده کوری
صدای پیش تو نم هنوز از خاک می آید	شنیدم کرده از شیرین لعل پر سوری
بود این شوق کسی دانه ازین بچوکی	بله دران دل تو فضا گنگا شد دیده کوری
پایمی سپیدم جانبم کرده آه بر کس	کبر تر خانه اوراق دل اینم بوی
ربا از الفتم از یکت یز منم چه می پرسی	عناهم و سحره ابرمید باز شوق برو

چون خوش کرد که از اغیار باشد پستان خالی
 بستم کیرانی نماند از شش پیری
 ز ششهای منم نتوان ساختن را
 نهی آواره شوق دل و صبر کسبانی
 خاک به چشم منور از شوق و دیارت
 دلت منحل که از رخ بر چه در سحر
 بهای گشتن قدسی مکان چه بچوکی
 میخیزد دانه عالم است نه که عشق
 خوابیده دل کردی هستی تو نخواست
 چون خوش کرد که زمان در خان درانی
 بقدیرم که بدان نقاب کشانی
 چه لوطی به بجای خود در دهم هانی
 تو کی کردی از عاقبتان رخ هانی
 شبی در چرخان نیز آسمان نوری
 سرا با طه کین بزم باشد دیده کوری
 صدای پیش تو نم هنوز از خاک می آید
 شنیدم کرده از شیرین لعل پر سوری
 بود این شوق کسی دانه ازین بچوکی
 بله دران دل تو فضا گنگا شد دیده کوری
 پایمی سپیدم جانبم کرده آه بر کس
 کبر تر خانه اوراق دل اینم بوی
 ربا از الفتم از یکت یز منم چه می پرسی
 عناهم و سحره ابرمید باز شوق برو

چون خوش کرد که از اغیار باشد پستان خالی
 بستم کیرانی نماند از شش پیری
 ز ششهای منم نتوان ساختن را
 نهی آواره شوق دل و صبر کسبانی
 خاک به چشم منور از شوق و دیارت
 دلت منحل که از رخ بر چه در سحر
 بهای گشتن قدسی مکان چه بچوکی
 میخیزد دانه عالم است نه که عشق
 خوابیده دل کردی هستی تو نخواست
 چون خوش کرد که زمان در خان درانی
 بقدیرم که بدان نقاب کشانی
 چه لوطی به بجای خود در دهم هانی
 تو کی کردی از عاقبتان رخ هانی
 شبی در چرخان نیز آسمان نوری
 سرا با طه کین بزم باشد دیده کوری
 صدای پیش تو نم هنوز از خاک می آید
 شنیدم کرده از شیرین لعل پر سوری
 بود این شوق کسی دانه ازین بچوکی
 بله دران دل تو فضا گنگا شد دیده کوری
 پایمی سپیدم جانبم کرده آه بر کس
 کبر تر خانه اوراق دل اینم بوی
 ربا از الفتم از یکت یز منم چه می پرسی
 عناهم و سحره ابرمید باز شوق برو

ز راه دیده دامن شیرین شام گل درون آید
 کبک سار یک ناله چشم مستیست
 ز غوغای گریه سیر بدین ارتقام خود
 تا شاکوه ام باغ و بهار بی دماغی را
 اگر بباله من سگوه هم زبان گردد
 فانی تنگ پیش ای بهار رمانی
 خوشی باز که بدل با چه ستمها که نکرد
 چاک پیر این بار و ده صد راز و پیست
 شمع رختم چون آخر آید باز ستمه کرد
 دعا نشنود فرشته سید از غیر خالی را
 بهشت آزان که ز دل خار تمایچیدند
 خجالت سنگدل سینه صدای سوره است
 احوال از کج و میا ختم بگذر شدند
 انتقام از دشمن باقیمه بدانش نشید
 ز فطانت دل بگفتاری با شاد کنید
 دام با دیده درین دشت گرفتار شدیم
 چاره کرد در مرا میند و نیات کرد
 زخم سنگ که ز دست تو میفلکوم رسد
 هر حالست نبات فروش بیان شود
 دل با آرزو نیت انش و سره را ماند
 بی پایان در باسی از کجا بمان شود

و بدین شمار دیگر از آنقدر رسمیم که چون آید
 شعر چون دیده آید باز خارا سرگردان آید
 و اگر چون طایوس در صد عیال تا یک بدایم
 این شعر علی بن یونیش میخوانم خود
 و شعر از رازگار خارا چون رود آید
 بسیار درین ناکت زمانه گردد
 و شیشه شیشه زدن کار چاره که نکرد
 خنده میج چه آخر شکینا که نکرد
 و هر یک سحر انجام گل آغاز میگردد
 که دل چون جمع گردد و گل شیار میگردد
 و دامن بود در میدان که زوینا چیدند
 عری بود شعر که زوینا چیدند
 و راه گم کردیم غولی چند تا بر شدند
 آتش و خس بر دوازده شعله ها گشتند
 و خط کبک است نفس اگر همه از کینه
 آهوان با و سبک سستی حیا و کینه
 و آب بر آتش اند و سباب شود
 در کائنات علی تنه سیه ناب شود
 و شکار طایان مژه هوشان شود
 زبان خاموش از کج چرخ مرده ماند
 و ماه نو چون برین ششکاف عیان شود

در راه دیده آن شیرین شامل که درون آید
 کلبه سار که ناله چشم مستیست
 ز غم غمائی که روی سیه بر دین از مقام خود
 غماش کرده ام باغ و بهار بی دماغی را
 اگر ناله رسن کوه هم زبان گردد
 قنای تنگ پیش اهی بسیار دماغی
 خوشی از کج بدل با چه تنها که نکرد
 چاک پیر این باره صدر از دی است
 شکار ختم چون آخر آید باز سر کرد
 دعا نشتر فرو شد سینه از غیر خالی را
 بهنژان که ز دل خار تنه چیدند
 خجلت سنگدلی سینه صداسور است
 احزان از کج و بدیا ختم کیدگر شدند
 انتقام از دشمن پاتنه پیدایش شد
 ز خطان دل بگناری با شاو کیند
 دام و دیده درین پشت گرفتار شدیم
 چاره کرد در مرا بیند و نیاید
 زخم سنگ که ز دست تو منگولم رسد
 هر حالت نبات فروش بیان شود
 دل را از نویتا آتش افروخته را ماند
 جیب پلن و لباسی از کجا پنهان شود
 در پیشگاه که لا اقله رستم که خون آید
 شتر چون دیده آید خوار سر گردن آید
 در کج چون طاقش بر صد جاده تاریک بدام خود
 پس علی بر پیشش می آید کلام خود
 شتر از ارگ خوار چون روانی گردد
 سباد درین نارکت نهان گردد
 در شینه پیشه زدن کار بهار که نکرد
 خنده صبح چه اختر شکینا که نکرد
 در بگ سحر انجام هم گل آغاز میگردد
 که در این جمع گرد و گل شهاب میگردد
 در دامن بود رسیدن که ز دنیا چیدند
 عری بود شتر که ز رخ خار چیدند
 در راه کم کردیم غولی چند تا بر شدند
 آتش و خس بر دوازینش خاکستر شدند
 در خط کبک است نفس که ز آردنید
 آه این بایر سبک دستی صیا و کیند
 در آب بر آتش آید و سحاب شود
 در مکانات عمل تنه سیه تاب شود
 در شکار طایان نره خر نشان شود
 زبان خاموش از کج چرخ مرده را ماند
 ماه و چون برین نشسته عریان شود

<p>خیا بان شرح گلستان از ساج الدین علی خان آرزو نامہ شمس مہتابی - شرح نہ شکر پوری - شکر زرس کی شرح از مولانا مفتی سعد اللہ شفقور - کتاب الشیخ نامہ - مع فرہنگ تصنیف منشی اعجاز - لذۃ الافہام - از تصنیف مولوی سید محمد علی مولوی دلی تضمین گلستان - اشعار گلستان کی تضمین - سلک مسلسل - مصنف منشی چنکار شاد ہندگی نامہ - لہور جمع ہند مصنف راؤ فیض اللہ بھار مظہر العجائب - مصنف مرزا اقبال منشا ہر شے کا ذکر کار آمد نشیان - تاج المداخ - شکر نگین تصنیف منشی اذرا حسین تسیم سہواری در صناع - صفحات کائنات - مشہور کتاب ہے ان پردازی میں کہ صفات سرابا اور شہابہ مختلف کے صفات جو کہ بڑے بڑے اساتذہ نے مثل مدلسرار ظہوری وغیرہ نے لکھے ہیں وہ سب بغیر ثباتہ اسمین درج کیے ہیں -</p>	<p>رقعات مجھی نرائن - تصنیف منشی مجھی نرائن رقعات امان اللہ منشی باغت نصابت میں شہرہ - رقعات نظامیہ - رقعہ گلستان حکمت - از مولوی عبدالعزیز آبادی رقعات احسن - جس کا نام از رنگ فرہنگ ہے از حکیم محمد حسن بطرز دستاویز - نیمبر قلعہ ولایت - از سید ولایت علی - گلزار ولایت - رقعات فیض الگین - کنواریات - توقیات کسری - از جلال الدین طباطبائی - کلیات نہ شکر مرزا غالب پنج آہنگ دستبر مہر نونہ الہو الفضل - بہرہ دفتر مولوی مادی علی مرحوم نے لکھی کیا رسالہ طہرا - نثر ہی مشہور مع رقصات - حسن عشق - مولانا نعمت خان علی گڑھی حسن عشق میں مرا فہ قصا و قدر - مصنف منشی ظہیر الدین - رقعات نامی - تصنیف مولوی حکیم الدین - میں بازار - مولانا ارشد خان واضح بہت خوش خط و خوشی شرح دنیا بازار - مولانا نور ادرار مولوی -</p>
<p>گلستان حکیم قاضی عیوب گلستان شمس سعدی قابل و پر ہر بہارستان جامی - بجا گلستان سعدی - خارستان - روغت و افادہ میں نامیاب کتاب فخر کفار میں بدینہم بہر گلستان را اور غات معنی و معانی و انداز میں اسکے بہرہ میں بہر گلستان آداب کا سبب ایسا ہے جیسا کہ کمال کا ذکر جہاں اسے تہی کو اس کے بعد گلستان پر معانی پر باج منشی دیندال - بہر منشی اعجازی مولانا علی اسلم شکر پوری کو شکر ہے صحیح کر کے بھی گویا از سر نام مصنف کا زندہ کا حوالہ مولوی سید محمد علی اسرار الاولیا - از حضرت شیخ زبیر شکر گنجی رحمہ اللہ اخلاق محمدی - مصنف محمد علی زبیری -</p>	<p>گلستان شکر شیخ سعدی شہر از منشی لکن دہرہ - ایضاً متوسط تسلیم - ایضاً جو کہ قلم کاغذ سفید دلائی عمدہ - ایضاً کاغذ حالی - ایضاً جو کہ دواغی و خوش خط مع فرہنگ و ذیل رنگین خوش نما - گلستان - بہر شمس شکر علی مولوی مادی علی مرحوم باد گاہ میں - گلستان مہر جم - ترجمہ لفظاً بلفظ ہوا ہے - شرح گلستان - مصنف مولوی محمد اکرم لدانی ریاض رضوان شرح گلستان مولوی فیاض علی مرحوم -</p>

1. The first part of the document discusses the importance of maintaining accurate records of all transactions and activities. It emphasizes that proper record-keeping is essential for transparency and accountability, particularly in financial matters. The text suggests that organizations should implement robust systems to track income, expenses, and assets, ensuring that all data is up-to-date and easily accessible.

2. The second part of the document addresses the need for regular audits and reviews. It states that periodic audits are crucial for identifying potential issues, errors, or fraud. The text recommends that organizations should conduct internal audits at least annually and consider external audits for more complex or high-risk areas. This process helps in maintaining the integrity of the organization's financial statements and operational procedures.

3. The third part of the document focuses on the importance of clear communication and reporting. It highlights that stakeholders, including investors, regulators, and the public, have a right to know about the organization's financial health and activities. The text advises that organizations should provide clear, concise, and timely reports, using standardized formats and language to ensure that the information is understandable and reliable.

4. The fourth part of the document discusses the role of technology in improving record-keeping and reporting. It mentions that modern accounting software and digital tools can significantly reduce the risk of human error and streamline the data collection and analysis process. The text encourages organizations to invest in technology and provide training to staff to ensure they are proficient in using these tools effectively.

5. The fifth part of the document concludes by emphasizing the overall importance of these practices for the long-term success and sustainability of the organization. It states that by adhering to these principles, organizations can build trust, enhance their reputation, and ensure that they are well-prepared for any challenges or opportunities that may arise in the future.

CALL No. 191655101 ACC. NO. 121

AUTHOR _____

TITLE _____

Date	No.	Date	No.
For binding			
List No. 1/90			
23.6.95	10		



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Rs. 1-00** per volume per day shall be charged for text-book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

